رجسٹرڈ نمبر ال۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۴۸

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اردو کا قاعدہ	۱ پائی ۱؍	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی		عقاید اسلامیہ	۱۰؍
اردو کی پہلی کتاب	۱؍	سوالات لوقا کی انجیل پر	۱؍	ینابیع الاسلام	۸؍
اردو کی دوسری کتاب	۲و۳؍	سوالات یوحنا کی انجیل پر	" ۱؍	ہدایت المسلمین	۸؍
اردو کی تیسری کتاب	۳؍	زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۳؍	تحقیق الایمان	۴؍
اردو کی چوتھی کتاب	۴؍	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴؍
رومن اردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	۱؍	اسلام میں مسیح اردو	۱؍	تعلیم محمدی	۴؍
رومن اردو کی پہلی کتاب	۲؍	خدائے اسلام	۲؍	دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام	۲؍
رومن اردو کی دوسری کتاب	۳؍	ینابیع القرآن	۲؍	ستیارتھ پرکاش درپن اردو	۸؍
دیہاتی سوال وجواب	۱ پائی	الکفارہ	۸؍	سمپردائے	۹؍ و ۱۰؍
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اردو حروف	۱ پائی	بائیبل یا قرآن	۱۰؍	ویدوں کی تعلیم	۱۰؍
" سوال وجواب رومن اردو	۱ پائی	مسیح ابن اللہ	۲؍	حل مشکلات حصہ اول اردو	۶؍
" سوال وجواب گورمکھی	۱ پائی	اشعار شیریں	۳؍	تحقیق بائبل	۴؍
شبد وغزلیں اردو	۱؍	میزان الحق	۴؍	طالبان حق	۹؍
شبد وغزلیں گورمکھی	۱؍	طریق الحیات	۲؍	تواریخ بائبل	عہ؍
سوالات متی کی انجیل پر		کشف القرآن	۶؍	حیات مسیح	۱۲؍

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - سن تصنیف ایڈورڈ ملے آئیمنٹ صاحب ۱۸۹۰ من اُردو صفحہ ۱۱۲ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آ قیمت ۱۲ ۔ و ۹ ۔ ۲ +

صحت جسمی } سن تصنیف قاضی میر محمد - کو نبی - فارسی اُردو قیمت ۲ صفحہ ۱۱۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس } سن تصنیف عبدالاحد از قاہرہ - کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری سکین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۱ +

مسیح کی تعلیم } سن تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی اُردو حروف رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۲ ۔ اُردو ۴ ۔ اور ۱۲ ۔ یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ۱۴۰ صفحے قیمت اُردو ۴ ۔ ۸ ۔ ۱۲ رومن - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویں گی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت ۵ ۔ ۱ کتنی قیمتی ہو +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۵ ۔ +

ویدوں کی اصل - فارسی اُردو قیمت ۱ ۔ +

ذات و چار - فارسی اُردو قیمت ۲ ۔ +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو قیمت ۲ ۔ +

دائی گری } سن تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براون صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۸ ۔ فارسی اُردو ۸ ۔ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے - اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد ہو جاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سند ہی کتاب ہے - ہر ایک گھر میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۵ ۔ یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۲ ۔ فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں +

۱ - انجیل سنگھ نمبردار - ۲ - اسبادی نوکری - ۳ - سدہ پیک جیون - ۴ - پھرکی ۵ - میں رمدا پھرداں + ایک گتی دی کتھا - سفا وران ۵ - سینک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن جو اُردو	۵ ۔ شعاع نور حصہ اول و دوم ۰ ۔ +
راجس کروسو	۲ ۔ طیطس رفیق صلیب ۱۲ ۔ +
طلائی شمعدان	۴ ۔ تحقیق الاسلام حصہ اول ۴ ۔ +
مارکوپولو کا سفرنامہ	۲ ۔ مسلمانوں میں شادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۸ ۔ +
مرج سے معمور زندگی	۴ ۔ القاب مسیح +
طریق دعا	۴۴ ۔ بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ ۔

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے مجلد بورڈ - ۴ ۔ +





نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۲۸ نومبر ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

جدید عثمانی قرضہ میں ملک شام و فلسطین کو بہت بڑا حصہ ملیگا - کیونکہ فرانس نے قرضہ دینے سے پہلے یہ شرط کرلی ہے کہ رقم قرضہ کو سود منفعت کاموں پر لگایا جائے گا - اسکا سوال کی تشریح بھی کردی ہے جن میں سے اکثر ملک شام اور فلسطین میں شروع ہونگے

حجاز ریلوے لین پر گزشتہ ماہ دسمبر میں دو شتربانوں کی خفیف جھگڑا ہوگئی تھی جس سے چیملا زمان ریلوے کو بچے زخم آئے اور ٹرین کی گاڑیوں کو بھی کچھ نقصان پہونچا۔

غازی انور بے اپنی لاحقہ بیماری سے بالکل صحتیاب ہوگئے ہیں -

غازی عسکری پاشا محافظ ادرنہ نے ۳ اکتوبر کو بلغاری دزیر جنگ سے رخصت ہوکر صوفیہ سے آستانہ کو روانہ ہوئے اور ان کے ساتھ تین سو ترک قومی افسر بھی تھے - ۲۹ اکتوبر کو یہ آستانہ پہونچے - جہاں بڑے بڑے ارکان خروج دمملکت نے ان کا شاندار استقبال کیا اور آپ حضور سلطانی میں باریاب ہوئے -

مولای عبدالحفیظ سابق سلطان مراکش نے مدینہ میں مرصع تخم ہیرقہ دینے کے علاوہ تین ہزار پونڈ نقد بھی مجاورین و خدام حرم کو عطا کئے -

مکہ کے ایک بڑے بزرگ مسلمان عالم شیخ آفندی شطانے دارفانی سے دار بقا کو رحلت فرمائی - ان کی تجہیز و تکفین شاہان شان بڑی دہوم سے عمل میں آئی - یہ بڑے زبردست عالم تھے - حق تعالی مغفرت کرے اور مسلمانوں کو ان کا نعم البدل جانشین عطا فرمائے۔

سلطنت دارفور (سوڈان) کے حکمران سلطان علی دینار نے حکومت سوڈان کو سالانہ خراج ادا کردیا ہے - مگر سوڈانی اخبارات مصری و برٹش حکومتوں کو دارفور کے الحاق کی ترغیب دیتے ہیں - تاکہ وہاں کی رعایا پر موجودہ سلطان کے عہد میں جو مظالم ہوتے ہیں ان کا دفعیہ ہو سکے -

مصری امیرالحج محمل کے ساتھ جاتے ہوئے مدینہ اور مکہ کے مابین رستہ میں فوت ہوگئے - انکی جگہ مصر سے محمد پاشا بلیغ مکہ کو روانہ کئے گئے ہیں - کہ وہاں مصری محمل کے قافلہ کی سالاری کریں -

جزائر بحر روم کے متعلق بقول فرانس کے اخبار معدانے پیرس کے جرمنی اور اٹلی میں کوئی سمجھوتہ اس قسم کا ہوگیا ہے کہ وہ کانفرنس سفرا لندن کے خلاف ہے - اس سمجھوتہ کا مدعا یہ ہے کہ ایشیائے کوچک کے ساحل کے قریب جو بڑے بڑے جزائر واقع ہیں ان کو معہ دوانہ ڈانڈ ملز کے قرب میں واقع شدہ جزائر کے دولت عثمانیہ کو ہی دیدیا جاوے اور حکومت عثمانیہ ایسے وسائل اختیار کرے کہ ان سے یونان کو ترکی کے جزائر سے جو فی الحال بقبضہ یونان ہیں نکل جانے پر مجبور بنادے -

بقول پادری مساجد قسطنطنیہ میں برقی روشنی کئے جانے کی تجویز پرانے خیالات کے مسلمان چیں بجبیں ہو رہے ہیں مگر شیخ الاسلام کے فتوے کے رو سے انہیں سر تسلیم خم کئے بغیر چارہ نہ رہیگا۔

ضلع گوجرانوالہ کے تمام دیسی عیسائی خواہ زمین رکھتے یا نہ رکھتے ہوں - زراعت پیشہ قرار دیئے گئے ہیں - یہ علیحدہ زرعی جماعت ہوگی -

بم کی چٹھیاں - ان چٹھیوں کے متعلق پولیس نے کلکتہ میں چند گھروں کی تلاشی لی - مگر کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی -

مس مارڈابن کے منیجر نے مدراس میں کہا ہے کہ جادو کی کھیتی بنگلور اور اس کی مانند دوسرے شہروں میں اس وقت تک نہ جائے گی - جبتک وہاں کے لوگ ہر ایک تماشے کے لئے کم از کم ۵۰۰ پونڈ (۷۵۰۰) ہزار روپیہ کی گارنٹی نہ دینگے۔

تار برقیات

۲۴ نومبر کیپ ٹون - جنرل بوتھا لارڈ گلیڈسٹون کے ساتھ مشورہ کرنے کے لئے پرٹیوریا کو روانہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد نٹال کو جائیگا۔ تاکہ بذات خود وہاں کی حالت دیکھے اور مناسب انتظام کرے۔

جنرل بوتھا نے ریوٹر کے ایک نائب سے ملاقات کرتے ہوئے کہا ہے کہ گورنمنٹ نے کسی امر کو مخفی نہیں رکھا ہے۔

۲۴ نومبر ڈربن - پیروکار عامہ (پبلک پروسیکیوٹر) شان ہندوستانیوں کے اوپر سے الزامات واپس کرتے ہیں جو ہلاک کئے جانے کے لئے گرفتار کئے گئے تھے۔ اور یہ اعلان کرتا ہے کہ ہندوستانی تارکان وطن کے محافظ نے ان کے ٹھیکہ کو منسوخ کرنے اور ان کو جلاوطن کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ جلاوطنیاں ایک وسیع پیمانہ میں خاص حالات کے اندر زیر غور رکھی جائینگی۔

جنوبی ساحل پر اب اطمینان ہے۔ مگر ابتری کا حال ہے۔ کئی ایک فساد وقوع میں آئے ہیں۔ جس میں کئی ایک گرفتاریاں بھی ہو گئی ہیں۔ شمالی ساحل کے حالات معمولی نہیں۔ مسٹر نیگدو ڈربن جیل میں پہونچائے گئے ہیں۔ جن کی ضمانت نامنظور ہوئی ہے۔ اب ڈربن میں کئی سو قیدی جیل میں ہیں۔ کئی احاطے جیل کا کام دے رہے ہیں۔ ڈربن ٹریڈز یونائیٹڈ ایسوسی ایشنوں کے متحدہ کارکنان نے بہ اتفاق رائے یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ جبکہ اس یونین میں اور زیادہ ہندوستانی داخل نہیں کئے جائینگے۔ گر جو یہاں اب موجود ہیں ان کیساتھ عدل سے درست برتاؤ کیا جائیگا۔ اور ناراضگی کے جو واجب اسباب ہیں وہ دور کر دیئے جائیں گے۔

۲۴ نومبر لنڈن - وڈیہ کا شہزادہ ولیلم البانیہ کا نیا گورنر چنا گیا ہے۔ تمام فرقے ویانا میں بلائے جائینگے۔ تاکہ وہاں وہ بالاتفاق رائے ماہ دسمبر کے وسط میں اس کا علانیہ انتخاب کریں۔

۲۴ نومبر قسطنطنیہ - آرمینیہ کی اصلاحات میں سے ایک یہ ہے کرنل ہاؤکر قسطنطنیہ سے روانہ ہو گیا ہے۔ تاکہ ٹریبزنڈ - ارض روم - وان - بطلس - ہیواس اور خربوت کے صوبجات کے لئے خاص طور پر سیکھے ہوئے ... ، ... کی پلٹن قائم کرے آخرالذکر سوم تین ولایت میجر انجری کے زیر نگرانی رہیں گی - جو کرنل ہاؤکر کے احکام کے اندر کام کریں گے۔ اور یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ ہر ایک ولایت میں غیر ممالک کے افسران حکومت کیا کرینگے۔

۲۴ نومبر طہران کزرون کے نزدیک ایک فارسی افسر کے ماتحت ایک دستہ فوج نے شیراز کے مغرب میں شکست کھائی - فریق ثانی وہاں کے باشندوں کے گروہ تھے۔ دو دستے ہلاک ہوئے اور باقی بھاگ کر ایک تار گھر کے آفس میں پناہگیر ہوئے۔ جہاں وہ اب اپنی امداد کے آنے کے اُمیدوار ہیں۔

۲۴ نومبر صوفیہ - گورنمنٹ بلغاریہ نے حال ہی میں ایک سرکلر دول کے نام پر جاری کیا ہے اور یونان کی اس کارروائی کی جانب توجہ دلائی ہے کہ یونان نے ابھی تک اسیران جنگ واپس نہیں کئے۔ اور یہ تجویز پیش کی ہے کہ یہ معاملہ ہیگ کی ثالثی پر چھوڑ دیا جائے۔ وہ جواب جو ملا ہے - یہی ہے کہ کئی ہوا اسیران جنگ میں جنہیں بطور باغیوں کے کورٹ مارشل کیا جائیگا۔ گورنمنٹ بلغاری کہتی ہے کہ اگر ان کی جان کا کچھ بھی نقصان کیا جائیگا وہ خون کے برابر تصور ہوگا جس کا نتیجہ یونان کے سر پڑیگا۔

۲۴ نومبر نیویارک - باغی جنرل جوایل سپچ میں جو کمان کر رہا ہے رپورٹ دیتا ہے کہ چہنہنا اور رونز کے درمیان ایک ریلوے گاڑی چلتی ہوئی اُڑا دی گئی - جس میں ۱۵ سو سپاہ جا رہی تھی۔ اُن میں سے دو سو آدمی قتل ہو گئے۔

کلیسیائی خبریں

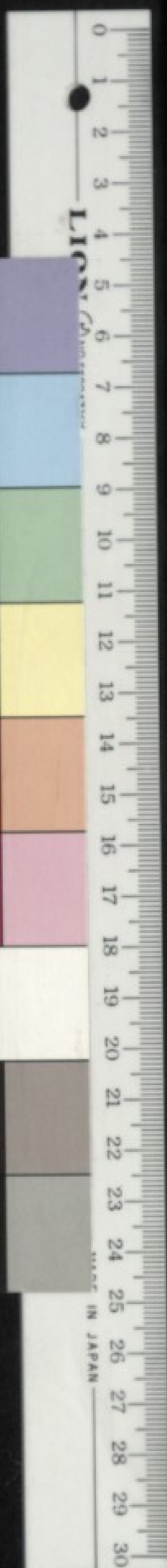
شنگھائی واقعہ چین میں جو کانفرنس فراہم ہوئی تھی اُس میں ...... ۲ شہر کا عشاء ربانی ممبران حاضر تھے اور ...... ۱۰ اردوں کی ایک جماعت موجود تھی - یہ سارے چینی مسیحی ہیں۔

پادری جے ایچ میکلن صاحب سی ایل ایس کی بابت لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر ہندوستان کو مسیح کی خاطر فتح کرنا ہے تو یہ کام بالضرور وسیع پیمانہ میں سی - ایل سوسائٹی ہی کے کام کے ذریعہ سے ہو سکیگا۔

ساؤتھ انڈین یونائیٹڈ چرچ میں اب ۱۵۰۰۰ اجابتیں شریک ہیں - اور اس اتحاد کا نمونہ ایسا واقعہ ہوا ہے کہ ایک "اتحادی تحریک" جس کا آغاز امریکہ میں ہوا تھا اور چین میں ایک مشن کا تبادلہ ہوا تھا - دونوں جگہ اب اس میں کامیابی ہو گئی ہے۔

مسٹر اڈی جب چین میں تھے تو متواتر تین راتوں تک ہر رات دو ہزار سے بھی زیادہ طلبا گلڈ ہال واقعہ ٹینٹسن میں اس کے درسوں میں حاضر ہوتے رہے اور ان میں سے تین مسیحی مذہب کی تحقیقات کے مرکزوں میں اس کے ساتھ مل گئے - اور ان کی سرگرمی اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے کافی مسیحی ایجنسی وہاں موجود نہیں ہے۔

بڑی خوشی کی خبر ہے کہ ہیرپور کی ایس پی جی مشن کے پادری احمد شاہ صاحب شائق یونائیٹڈ پادونسر اور اردو کی یونیورسٹی کی طرف سے عربی فارسی اور اردو کے ممتحن مقرر کئے گئے ہیں۔



ایڈیٹوریل نوٹس

صادقوں کی موت

یوں تو اموات ایک طبعی امر ہے اور ہر ایک جاندار پر آتی ہے۔ مگر انسانی اموات بنی نوع انسان کے لئے بڑی غور طلب ہے۔ اس کو یاد رکھنے میں اور دوسروں کی وفات کا خصوصاً صادق اور شریر کی موت کا معاینہ اور مقابلہ کرنے میں انسان کے لئے نہایت ہی فائدہ اور نصیحت ہوتی ہے۔ جب شریروں اور صادقوں کی زندگی اور موت کا مقابلہ کیا جاتا ہے تو صادقوں کی موت نہایت ہی پسندِ خاطر اور مفید معلوم پڑتی ہے۔ اور ایماندار بے ایمان بلعام کی طرح بے تحاشا بول اٹھتا ہے "کاشکہ میں صادقوں کی موت مروں اور میرا انجام ان کا سا ہو"۔ اس "صادقوں کی موت" کی مثالیں ہمارے سامنے بسا اوقات واقع ہوتی رہتی ہیں اور ہم اپنی زندگی کی اصلاح اور "صادقوں کی موت مرنے" کے لئے زیادہ تیاری اور فکر کر سکتے ہیں۔ اسی نظر سے ہم آج اپنے پیارے بزرگ اور صادق مسٹر آر۔ سی داس صاحب مرحوم ساکنہ لاہور کی وفات حسرت آیات کا ایک مختصر سا ذکر پیش کرتے ہیں۔ یہ بزرگ ۹۵ سال سے زیادہ کی عمر کا ہو کر ۱۰ نومبر سنہ رواں کو بڑے آرام اور اطمینان کے ساتھ بلا کسی قسم کی تکلیف اور دکھ کے اپنے آسمانی باپ کے حضور روانہ ہو گیا۔ اور ہندوستانی مسیحی بھائیوں کے لئے عموماً اور لاہور کے مسیحیوں کے لئے خصوصاً "صادقوں کی موت" کا عمدہ نمونہ چھوڑ گیا۔ مسٹر موصوف نے ۳۰ سال سے زیادہ لاہور کے رنگ محل ہائی سکول کی ہیڈ ماسٹری کی جس کو انہوں نے بڑی خوش اسلوبی اور دیانتداری اور کامیابی سے نبھایا۔ اور نہ صرف وہ استاد ہی تھے۔ بلکہ اعلیٰ درجے کے واعظ اور منادی بھی تھے چیپل میں بلاناغہ وعظ کیا کرتے تھے۔ آندھی اور بارش بھی ان کو اس خدمت سے کبھی روک نہ سکی وقت اور اپنے فرض کے ایسے پابند اور خداوند کی خدمت کے شایق ایسے بہت کم شخص ہیں جیسے کہ ہمارا متوفی تھا۔ وہ سچ مچ صادقوں کی موت مرا۔ اس کی اس قسم کی موت کا موجب خدا کا وہ فضل اور رحمت تھے جو اس نے اپنے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح پر ایمان لانے اور اس سے محبت رکھنے کے سبب سے پائے تھے۔ وہی اس کی زندگی اور تمام کاموں میں اپنا رنگ لائے ہوئے تھا۔ ہمارا مرحوم شہر لاہور کی مسیحی جماعت میں بڑا نیک چلن اور سرگرم کارکن اور سب سے نیک برتاؤ کرنیوالا اور نیک طینت تھا۔ لاہور کے مسیحی اُمید ہو کہ اس کو بہت جلدی بھول نہ جائینگے۔ وہ نہ صرف کلیسیا ہی میں پیارا تھا۔ بلکہ باہر والوں میں بھی نیک نام تھا۔ ہندو مسلمان اور دیگر اقوام جن جن سے اس کو واسطہ پڑتا تھا اس سے بخوبی واقف اور خوش تھے۔ اس کی باتوں کو اچھی طرح سنتے تھے۔ وہ واقعی "صادقوں کی موت" مرا اور اچھی عمر رسانی میں بوڑھا اور آسودہ ہو کے مرا اور اپنے لوگوں میں جا ملا۔ اس کا جنازہ بڑے تپاک اور شان کا ہوا وفات پر درس دیئے گئے۔ مدرسے کے اُستاد اور طلباء فراہم ہوئے۔ موجودہ ہیڈ ماسٹر کے ایل رلارام صاحب نے درس دیئے۔ اور ان کی زندگی اور فضایل اور کاموں کا بیان کیا۔ ماتم پرسی کے رزولیوشن پاس ہوئے۔ طلبا نے وہیں ایک چندہ کیا اور کفن پر ایک خرید کر ڈالا۔ مشن کے سرآوردہ لوگوں نے بھی بڑی خصوصیت کے ساتھ اُن کے اوصاف حمیدہ اور کار ہائے ستودہ کا بیان اور ایسے شخص کی وفات پر اظہار افسوس کیا اور درس دیئے اور ہر صورت سے اس کی تعظیم اور قدر دانی کی۔ اور جنازہ بڑے جلوس کے ساتھ نکلا۔ ہر شخص کا شکر ہے دعا کرے کہ میں صادقوں کی موت مروں اور میرا انجام اُن کا سا ہو۔

لودیانہ کلیسیا کے پاسٹر کا استقبالی جلسہ

یہ جلسہ لودیانہ اے۔ پی مشن کی دیسی کلیسیا کے جدید پاسٹر صاحب پادری غلام مسیح کی تشریف آوری پر استقبالیہ ۲۵ ماہ حال کو بصدارت جناب پادری ای۔ ایم ویری صاحب ایم۔ اے ڈی ڈی بوقت شام ۳ بجے منعقد ہوا۔ بوائز بورڈنگ سکول گرلس میڈیکل سکول اور مشن احاطہ کے تمام ہندوستانی اور امریکن پادری صاحبان اور ممبران معہ اپنے عیال و اطفال کے اور کئی طرح کے چیدہ معززین رونق افروز جلسہ تھے۔ میر مجلس صاحب نے ایک گیت سے جلسہ کا افتتاح کیا بعد میں دعا کی گئی۔ پھر یہاں کے مشن پریس کے مالک و منیجر و پرنسپل کرسچن مسٹر پی۔ ڈی۔ سی نے کلیسیا کی جانب سے درس پڑھا۔ جس میں پاسٹر صاحب کی گذشتہ کامیاب خدمت کا جو انہوں نے مشن میں رہ کر سرانجام دی ہیں کی بیان کیا اور شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے بڑی مہربانی سے کلیسیا کی جانب سے بلاہٹ کو قبول کر لیا اور کلیسیا کی خدمت کے لئے بڑی خوشی سے اپنے آپ کو دیدیا۔ درس کے جواب میں پادری صاحب ممدوح نے اپنی زبان حلاوت بیان سے بعجز و کسر نفسی شکریہ ادا کیا۔ اور وعدہ کیا کہ آپ بڑی نیک نیتی خلوص قلبی سے بلا رو و رعایت ہر گروہ کی ہمہ تن خدمت کرتے رہینگے۔ اور حتی الوسع خداوند کے بدن کی جو کلیسیا ہے ترقی اور فلاحیت اور استحکام میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ بعد میں دعاؤں اور گیتوں سے اس خدائے ذوالجلال کی جس نے اس گنہگار دنیا کو اپنی غایت محبت سے اپنا بیٹا یسوع مسیح بخش کر گناہ اور اس کی سزا سے بچا لیا۔ بشرطیکہ وہ ایمان لائیں اور اس دنیا میں سے اپنی کلیسیا چن لی جس کا سر اور سوار ہمارے خداوند یسوع مسیح کو بنایا۔ حمد ثنا اور شکرگزاری ادا کی۔ اختتام پر ضیافت اور باہمی میل جول سے خوشی اور خرمی حاصل کر کے جلسہ برخاست ہوا۔ ہم اپنے پاسٹر پادری غلام مسیح صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ ان کے اور ان کی بیوی صاحبہ کے قدوم میمنت لزوم سے اس کلیسیا کی بہتری اور ترقی اور خداوند کا جلال اُن کی تا دم حیات ہوتا رہیگا۔

جیو اور ایشور کے انادی ہونے میں وجہ تفاوت کیا ہے

ادویت وادیوں کا دویت وادیوں پر جواب در جواب

ادویت کا سوال یہ ہے کہ جیو اور ایشور میں جبکہ وہ دونوں انادی

میں فرق کیوں ہے۔ مگر کسی آریہ ودوان نے اس کا معقول اور تسلی بخش جواب نہیں دیا ہے۔ ودوت داویوں کا سب سے بڑا ادرقہ دیانند جی ہے۔ وہ بھی اس کے جواب میں یہ کہکر خاموش رہ جاتا ہے کہ ازلی تفاوت ہے۔ مگر اس کا یہ کہنا سوال مندرجہ کا جواب تصور نہیں کیا جاسکتا کیونکہ سوال یہ نہیں ہے کہ یہ تفاوت ازلی ہے یا نہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ وجہ کونسی ہے جس سے اُن میں یہ فرق پڑگیا جو اب نظر آرہا ہے۔ اور کہ اگر جیو اور ایشور میں تفاوت تسلیم کیجائے تو ازروئے پرتیکش جیسے بھید (وجہ تفاوت) مندرجہ ذیل میں سے کسی نہ کسی وجہ سے ہوگا

اوّل پریمان (کمیت) یعنی ایک چیز کا دوسری چیزوں سے جدا ہونے کے لئے بلحاظ مقدار وہ بڑا اور چھوٹا ہونا۔ مثلاً بڑا اور چھوٹا گھوڑا گھوڑے کے بڑے اور چھوٹے ہونے میں وجہ تفریق مٹی کی محض کمی یا بیشی ہے۔

دوم نینگ گن (عوارض) یعنی ایک چیز کا دوسری چیز سے بلحاظ عوارض علیحدہ ہونا مثلاً گرم پانی کا سرد پانی سے علیحدہ ہونا

سوم جاتی (نوعیت) یعنی بوجہ ذات ایک چیز کا دوسری چیز سے الگ ہونا۔ مثلاً انسان کا حیوان سے علیحدہ اور ممتاز ہونا۔

چہارم۔ سروپ (ماہیت) یعنی بلحاظ تشخصات وہ ایسی چیزوں کا باہم ایک دوسرے سے علیحدہ ہونا جو نوعیت میں ایک ہوں مثلاً زید کا بکر سے علیحدہ ہونا۔

پنجم کال (زماں) یعنی باعتبار ماقبل و مابعد تاخیر و تعجیل دو چیزوں کا جدا جدا ہونا مثلاً باپ کا بیٹے سے پہلے ہونا یا بیٹے کا باپ سے پیچھے ہونا وقس علےٰ ہذالقیاس۔

ششم دشا (سمت) یعنی دو چیزوں کا بہ سبب اطراف کے علیحدہ ہونا۔ مثلاً کشمیر کا ہندوستان کے شمال میں اور راس کماری کا جنوب میں واقع ہونا۔

ہفتم کرم (افعال) بہ سبب افعال سابقہ چیزوں کا باہم متفرق ہونا مثلاً ایک شخص کا پیدائشی اندھا ہونا۔ اور دوسرے کا بینا پیدا ہونا۔

اب سوال یہ ہے کہ ان میں سے کون سی وجہ ہے جس کے سبب سے جیو اور ایشور کو بھی بھن ابھن سمبندھ ہوتا ہے۔ اگر پریمان (کمیت) بلحاظ پریمان کا بھید (معلول) چیزوں میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں ایشور چونکہ کا ریہ ہوکر محتاج کارن ہونا لازم آئیگا اور نیز دونوں کا حادث ہونا بھی مسلم ٹھہریگا۔ اور اگر بلحاظ عوارض مانا جائے یعنی نینگ گنوں کے سبب سے مانا جائے تو نینگ گن عارضی ہوتے ہیں۔ اور ازلی اشیاء میں نینگ گن کا ہونا محال ہے۔ اور نہ ہی شدہ سروپ ہے۔ اور نہ بوجہ جاتی ان کا آپس میں بھید ہونا مسلم ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہ امر وید اور اپنشدوں کے خلاف ہے۔ اسلئے قابل ترک ہے۔ رگ وید کھلے الفاظ میں کہتا ہے کہ دو عیوبرگ وید منڈل ۱ ۱۶۴ - ۲۰ ترجمہ۔

دو مخلص پرندے جیو اور ایشور ایک درخت پر بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے ایک اس درخت کے پھل کو کھاتا ہے۔ دوسرا نہ کھاتا ہوا صرف ساکشی بھوت دیکھ رہا ہے۔ ایسا ہی منڈک اپنشد میں بھی لکھا ہے پس سروپ سے بھی جیو ایشور میں تفاوت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ماہیت سے علیحدہ ہونا تشخصات پر مبنی ہے اور تشخصات داخل ماہیت ہونگے یا خارج از ماہیت۔ صورت اوّل میں تشخصات داخل ماہیت ہوکر ماہیت میں کوئی تفریق وعلیحدگی پیدا نہیں کرسکتے۔ اور صورت دوم میں تشخصات کو عوارض کا مجموعہ ماننا پڑیگا۔ اور یہ ہم پہلے ثابت کرچکے ہیں کہ عوارض ازلی چیزوں میں نہیں ہوسکتے عوارض کا تعلق محض کاریہ (معلول) میں مسلم ہوتا ہے۔ بہرحال ازروئے ماہیت بھی جیو ایشور کی تفاوت ناجائز ہے۔ کال سے بھی تفریق نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ کال کا اطلاق بھی حادث اشیاء میں ممکن ہوسکتا ہے۔ ازلی وجودوں پر کال کا اطلاق غیر ممکن ہے۔ دشا بھید بھی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اوّل تو دشا بھید محدود اور کاریہ وستو میں ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ آنا گو شاستر کار دونوں یعنی سرو ویاپک ہونے سے سب سے جدا ہے۔ ویسے ہی آتما (جیو اور ایشور) بھی سرو ویاپک ہونے سے یہاں ہے۔ جس ان میں تفاوت کی گنجائش نہیں۔ علاوہ ازیں کرم بھی بھید ساز نہیں ہیکم کرم خیر ہے ایشور نہیں ہوتا ہے۔ اور ادی کا شریر نہیں ہوتا اسلئے کرم بھی بھید کن نہیں۔ اب ہم پھر پوچھتے ہیں کہ جیو اور ایشور

م مانتے ہیں۔ جیساکہ ویشیشنگ درشن ۱:۴-۲۲ میں لکھا ہے جیسے آکاش سرو ویاپک

میں وجہ تفاوت کیا ہے۔ براہ مہربانی کوئی ودیاننی آریہ بھائی یا اخبار جواب دے۔

ایک ستیھی ان راجہ کی قبر

اخبار انگلو پوسٹ کے بیان کے مطابق بحرہ اسود کے پاس صوبہ تاورس میں زمین کھودتے کھودتے ۲۰ فیٹ کی گہرائی میں سے سیتھی ان راجہ کا ایک تابوت نکلا ہے۔ یہ تابوت ایک سوسائٹہ ارگنندہ پتھر کا بنا ہوا ہے۔ اور سونے چاندی کے پتروں سے خوب مرصع ہے۔ اس کے اندر اس راجہ کی لاش بڑی حفاظت کے ساتھ رکھی ہوئی ہے۔ لاش کی گردن میں ایک بھاری سا طلائی کار پڑا ہوا ہے جس پر نہایت ہی عمدہ اور نفیس مینا کاری ہوئی ہوئی ہے۔ لاش کی کھوپری کے نیچے یونانی نبارٹ کا آہنی پل کا خود رکھا ہوا ہے۔ اور چہرہ پیچھے میں جڑاؤ تعیذوں اور بانوں کے ساتھ دو تلواریں بھی رکھی ہوئی ہیں۔ اس تابوت میں علاوہ ان چیزوں کے نونقری گلدان ہیں۔ عمدہ عمدہ ہاس سیلیشن ہیں جن سے قدیم سیتھیوں کی روزانہ زندگی کے بعض امور پر روشنی پڑتی ہے۔ پھر ایک بڑا سا طلائی طباق بھی پڑا ہوا ملا ہے۔ جس میں قرینے سے پرندوں اور مچھلیوں کی تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ اور پاس ہی ایک طلائی کنگھی بھی موجود ہے یہ کنگھی خالص سونے کی ہے۔ جس کا وزن ایک پونڈ یعنی آدھ سیر سے زیادہ ہے۔ اس کنگھی کے اٹھارہ دندانے ہیں جو اٹھارہ چھوٹے چھوٹے منفرق تیہوں کی شکل کے ہیں جن سے سیتھیوں کی تمام طرز معاشرت کا کچھ پتہ لگتا ہے۔ اور یہ دریافت اہل تحقیقات کی نظر میں نہایت ہی قیمتی اور عمدہ ہے۔

انگلش کانگریگیشنل چرچوں نے اپنے پاسٹروں کی امداد کے لئے چار لاکھ پونڈ کا فنڈ مہیا کرنے کی تجویز کی ہے۔ اس میں ایک معقول رقم وصول ہوگئی ہے۔

مراسلات

تصدیق و صداقت و الہام ربانی

پُرانے کتبوں اور تحریروں کی زبانی۔

از
(مسٹر جے۔ آر۔ ر۔ اے۔ لاہور)

"خداوند مسیح کی ابدی ہستی" والے مضمون میں میں نے وعدہ کیا تھا کہ بائبل کے بیانات کی تصدیق پرانے کتبوں اور تحریروں سے ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے۔ مخالفوں نے جن تاریخی حوالجات کو محض فرضی اور مفقود قرار دیا تھا اثریات کی شہادت پر اب انہیں صحیح اور قابل اعتبار تسلیم کر لیا ہے۔ میں نے اس بحث کو ایک جداگانہ مضمون کے لئے انتظار رکھا تھا جس کی طرف اب کمال مسرت اور شکرگذاری کے ساتھ رجوع ہوں۔

پرانی قومیں اور اُن کے نشانات

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر پرانی تحریروں اور کتبوں وغیرہ اُن کے پڑھے جانے کا ذکر کیا جائے۔ ابراہیم کے زمانہ میں اسوریہ اور کلدیہ۔ بابل اور نینوہ کی سرزمین میں جو قومیں آباد تھیں عرصہ دراز ہوا وہ صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ چکی ہیں۔ اُن کے ساتھ اُن کے علوم و فنون بھی خاک میں نہاں ہو گئے۔ صرف کتابوں میں اُن کی ہستی کا مختصر سا تذکرہ ملتا ہے۔ یہی حال فراعنہ کا ہوا جن میں سے ایک نے یوسف کو اپنا وزیر اعظم بنایا تھا۔ اور جس کے جانشینوں نے بنی اسرائیل پر طرح طرح کے ستم توڑے تھے۔ پرانے عہد نامہ میں ان قوموں اور بادشاہوں کا اشارۃً ذکر پایا جاتا ہے۔ سو سال کے قریب ہوئے جب عالموں نے انہیں پڑھا تو کہنے لگے کہ ان آدمیوں اور قوموں کے وجود سے تاریخ بالکل ناآشنا ہے۔ یہ فرضی قصے ہیں۔ لکھنے والوں نے اپنی طبیعت سے گھڑ لئے اور بائبل میں شامل کر دیئے ہیں۔ اس وجہ سے ہماری کتاب مقدس (یعنی قصوں اور افسانوں) کا مجموعہ ثابت ہونے لگی۔ لیکن انیسویں صدی میں جہاں اور عجیب و غریب امور پردۂ خفا سے معرض ہستی میں آئے جن کے لئے وہ ہمیشہ ممنون رہیگی۔ وہاں ایک نہایت ہی حیرت انگیز دریافت پرانے زمانہ کے کتبے اور ان کی زبان پڑھنے کا طریقہ ہی ہے۔ یہ جدید سائنس کا نہایت اعلیٰ اور قابل فخر کام ہے کہ اس کے وسیلے سے ان قوموں سے گفتگو کرنے کا طریقہ معلوم کر لیا جو صدیوں سے عدم آباد میں سکونت کرتی ہیں۔ مگر جن کی ہستی مشکوک سمجھی جاتی رہی۔

کتبوں کی دریافت اور اُن کے پڑھنے کا طریقہ

کتبوں پر مفصل بحث کرنا بیسود ہے۔ یہاں اتنا کہنا کافی ہے کہ کتبے سے مراد ایک ایسی تحریر ہے جو پتھر یا دھات لکڑی یا مٹی اور دیگر چیزوں پر کندہ یا منقش ہو۔ آثار قدیمہ یعنی اثریات میں اس قسم کی تحریروں کو خاص رتبہ دیا گیا ہے۔ اُن کے وسیلے سے قدیم زمانہ کی تواریخ مرتب کی گئی ہے۔ پرسی پولس، بہشتون (ایران)، بابل، نینوہ، ایشیائے کوچک اور ملک مصر سے سینکڑوں چیزیں اور تحریریں برآمد ہو چکی ہیں۔ اُن سے اُن ملکوں کے قدیم باشندوں کی طرز معاشرت اور رسم و رواج پر بڑی روشنی پڑتی ہے۔ اور ملکوں سے بھی کتبے دستیاب ہوتے ہیں۔ مگر ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ مصر کے کتبے خط تصویر (Hieroglyphic) میں اور بابل نینوہ وغیرہ کے خط میخی (Cuneiform) میں پائے گئے ہیں۔ اوّل الذکر کے پڑھنے کا راز مصر کے ایک کتبہ سے معلوم ہوا۔ جو کتبہ روزٹہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مسیح کی ابتدا سے دو سو سال پیشتر تیار ہوا تھا۔ ۱۷۹۹ء میں ایک فرنچ افسر کو شہر سکندریہ سے چار پانچ میل کے فاصلہ پر پڑا ملا تھا اور ۱۸۰۱ء میں عجائب خانہ برطانیہ لنڈن میں رکھا گیا۔ یہ کتبہ پرانی مصری اور یونانی زبانوں میں اور تین قسم کے رسم الخط میں تھا۔ ڈیمی۔ سمی اور ڈاکٹر ینگ نے ۱۸۱۸ء میں اور شامپولین نے ۱۸۲۲ء میں اس کا ایک بڑا حصہ پڑھ لیا۔ ان عالموں نے یہ خیال کیا کہ جو کچھ یونانی میں ہے وہی پرانی مصری بولی میں ہے مگر فرانسیسی عالم شامپولین نے بڑی دماغ سوزی اور محنت کے بعد اس کتبہ کے کئی خاص نام پڑھنے میں کامیابی حاصل کی اگر وہ ۱۸۳۲ء میں نہ مرجاتا تو فقرے بھی پڑھ لیتا مگر اس کے بعد روزلینی۔ برچ۔ لیپسیس اور ڈی روژ نے اس کام کو سرے تک پہنچا کر غیر فانی شہرت حاصل کی۔ جب ان رازہائے سربستہ کی چابی معلوم ہو گئی تو تمام مصری تحریریں اور کتبے پڑھے گئے جن کی بنا پر قدیم مصری زمانہ کی مصری تاریخ مرتب کی گئی ہے۔ اس سے بائبل کے بیانات کی بھی تائید لازمی ہوتی ہے۔

خط میخی کے کتبے پڑھنے کی کیفیت

خط میخی پرانے زمانہ کے بابلیوں کلدیوں، اسوریوں۔ اور ساسانیوں کی زبان کے حروف میخی کہلاتے تھے کیونکہ اُن کی شکل میخ یعنی چھینی کی سی تھی۔ تخت جمشید (ایران) میں ایک سات سو فٹ بلند ٹیلہ ہے جس کے ایک صاف پہلو پر تین زبانوں میں عبارت کندہ تھی۔ روایت سے مشہور تھا کہ یہ دارا شاہ ایران نے جس کے باپ نے مسیح سے پانچسو برس پیشتر پنجاب پر حملہ کیا تھا کھدوائی تھی۔ ایک زبان پرانی فارسی تھی جو پہلوی اور پالی کے بہت مشابہ تھی۔

جرمن محقق گروٹ فنڈ نے قیاس سے کام لیکر اُسے پڑھنے کی کوشش کی۔ پہلے دارا کا نام معلوم کیا جو بار بار آتا تھا پھر آرتشت چرکسیس معلوم کیا۔ اس طرح بڑی مشکلوں سے چند لفظ پڑھے گئے۔ بعد ازاں فرنچ عالم برنوف اور اس کے جرمن شاگرد لاسن اور انگریزی راولنسن نے خط میخی کا کتبہ پڑھ لیا اور اس کے حروف تہجی دریافت کرلئے۔ بعد ازاں نورس اور ہنکس نے اس کام کو تکمیل تک پہنچایا۔ اور تمام کتبے جو بابل نینوہ اور دیگر مقامات سے برآمد ہوئے سب پڑھے گئے۔ اور ان کی گرامر مرتب ہوئی۔

بابل اور نینوہ کے کھنڈرات کھودے گئے۔ جہاں سے خستی (؟) اینٹوں کے کتب خانے۔ چرمی اور پتیلے گھاس اور بھوج پتر کی سینکڑوں تحریریں برآمد ہوئی ہیں جن کی مدد سے سلطنت بابل اور نینوہ کے نہایت قدیمی حالات مرتب

گئے تھے۔ اسی طرح مصر سے بھی ہزاروں قسم کی تحریریں برآمد ہوئی ہیں قصہ کوتاہ پرانے زمانہ کے کتبوں۔ تحریروں اور سکوں اور ان کی زبانیں پڑھنے کے طریقہ کی دریافت سے ایک نئی دنیا معرض ہستی میں آئی ہے۔ تاریخ عالم میں ایک نئی اور نہایت عجیب و غریب دور کا آغاز ہوا ہے۔ ان اکتشافات سے مردہ زندہ ہو گئے۔ تخمینیات نے یقینیات کا درجہ حاصل کر لیا ہے معدوم و مفقود الخبر قومیں زندہ جاوید ثابت ہو رہی ہیں۔ ہمیں یہ فائدہ پہونچا ہے۔ کہ بائبل کے دشمن "چاہ کندہ را چاہ درپیش" کی کہاوت کے مطابق اپنے ہاتھ سے کھودے ہوئے گڑھے میں جا گرے ہیں۔ انہوں نے اپنی غلطی کو بڑی فراخ دلی سے تسلیم کر لیا ہے۔ بائبل پہلے سے کہیں زیادہ قیمتی صحیفہ ہے اور اس کی وجہ سے الہامی اور صحیح الاصل ثابت ہوتی ہے اس مسئلہ پر بیسیوں کتابیں لکھی گئیں ہیں اور چھپ رہی ہیں۔ مگر میں یہاں بخوف طوالت تفصیل کے ساتھ بحث کرنے میں معذور ہوں لیکن نہایت اختصار سے چند واقعات کو بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

یہودیوں کی قدیم تمدن حالت اور ناخواندگی کا الزام

معقولات کے پرجوش حامی کہا کرتے تھے کہ یہودی قوم ایک ایسے زمانہ میں تھی جبکہ لکھنے پڑھنے سے محض ناآشنا تھا اور یہ کہ پرانے عہدنامہ میں جو دینی تعلیم ہے وہ بالکل سچ نہیں ہے۔ موسوی شریعت موسیٰ نہ دے سکتا تھا۔ اور نہ داؤد نبی لکھنے کی قابلیت سے بہرہ یاب تھا۔ اس اعتراض سے بالواسطہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حقیقت میں غیر قوموں کے دینی خیالات مستعار لیکر بنایا گیا تھا جرمن کے کئی عالم خصوصاً سرغنہ ول ہاوسن اور بائبل ہینڈ بک کا مصنف۔ فریڈرک ڈی لیش اور ونکلر وغیرہ اس کے حامی ہیں۔ مگر کتبوں اور پرانی تحریروں کی شہادت سے اس کی تردید ہو گئی ہے۔ نیک نیت معترضوں نے ول ہاوسن وغیرہ کے خیالات کو ترک کر دیا۔ اور پرانے خیال والوں کے ساتھ مل گئے ہیں۔ ان میں پروفیسر صاحبان سیس۔ ہومل۔ ہالیوی وغیرہ مشہور عالم ہیں۔ بجز ادکٹنگل جرمن عالموں نے مخالفوں کی تردید میں مستند کتابیں لکھی ہیں۔ پرانی تحریروں سے عیاں ہوتا ہے کہ ابراہیم کے کلدانیوں کے اُور سے نقل مکان کرنے اور بنی اسرائیل کے خروج مصر سے ۵۰۰ سال پیشتر وادی دجلہ فرات اور نیل کے لوگ تمدن میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ لکھنا پڑھنا تمدنی ترقی کا ایک بڑا جاری نشان ہے۔ خروج سے سینکڑوں سال قبل مصر میں تمدن میں بہت ترقی ہوئی تھی۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ اس سب سے پرانا مسودہ "پتاہ ہوطپ کی نصائح" کا ہے۔ جو پانچویں شاہی خاندان یعنی سن عیسوی سے تین ہزار سال پیشتر کا ہے۔ یہ نہایت مستند کتاب ہے۔ مصنف پتاہ ہوطپ شاہی خاندان کا تھا۔ اور بادشاہ آسا کے عہد میں تھا۔ اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ بادشاہ ہاموربی کے زمانہ میں جو ابراہیم کا ہمعصر تھا۔ اسوریہ اور بابل میں علوم و فنون میں بڑی ترقی ہوئی تھی۔ جابجا کتب خانے تھے۔ لوگ شائستہ طرز معاشرت بسر کرتے تھے۔ ایک اور تحریر برآمد ہوئی ہے۔ جس میں اس بادشاہ کا ایک ضابطہ کندہ ہے۔ بابل کا سب سے پرانا بادشاہ سارگون اول تھا جو ۳۸۰۰ ق م یعنی قبل مسیح میں تھا۔ اس نے اکاد میں ایک مشہور کتب خانہ قائم کیا ۹۵-۱۸۹۳ء تک فرانس کے ایک محقق نے ایک عظیم الشان کتب خانہ کی تیس ہزار لوحیں بابل کے جنوبی شہر تلّو میں دریافت کی تھیں۔ جسے ۲۷۰۰ ق م میں بابلی بادشاہ گدیہ نے قائم کیا تھا۔ اس کی بعض لوحیں چار ہزار سال قبل مسیح کی خیال کی جاتی ہیں۔ بابل کے کھنڈروں کے پاس نیپور نام کا شہر معلوم ہوا ہے۔ جس کا پرانا نام کلنہ ہے۔ چند سال ہوئے امریکہ کے محققوں نے وہاں ایک پرانے مندر کے ساتھ بڑا کتب خانہ دریافت کیا تھا۔ اور سارگون اول اور نارام سین کے بنائے ہوئے فرش کے تیس فٹ نیچے سے کچھ اور چیزیں نکلی ہیں۔ جن سے اس ملک کے تمدن کی قدامت پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ ہم اور بہت سی شہادتیں پیش کر سکتے ہیں۔ مگر ہمارے موجودہ مطلب کے لئے یہی کافی ہیں۔ اس سے عیاں ہے کہ پرانے زمانہ میں بابل۔ اسوریہ اکاد۔ اور مصر متمدن ملک تھے۔ علوم و فنون میں بہت ترقی ہوئی۔ اب ہم پوچھتے ہیں کیا یہ ممکن ہے کہ ایسے اعلےٰ تمدن اور علمی و تمدنی ترقیوں کے درمیان بنی اسرائیل تمدن سے ناآشنا اور وحشی رہتے؟ ہرگز نہیں اس قوم کی تاریخ جو پرانے عہدنامہ میں شامل ہے۔ اس کے خلاف گواہی دیتی ہے۔ اسرائیل اور اس کے تہذیب یافتہ ہمسایوں کے مذہبی خیالات اور تمدنی مراسم کا مقابلہ کیا جائے تو ظاہر ہو سکتا ہے کہ وہ واقعی برگزیدہ خدا کی منتخب قوم تھی اس کے اردگرد کی قومیں بیسیوں دیوتاؤں کی پوجا کرتی تھیں اور باوجود تمدنی ترقی کے اخلاق میں بہت گری ہوئی تھیں۔ مگر اہل یہود ایک سچے خدا زمین و آسمان کے خالق و مالک راستبازی کے سرچشمہ کی عبادت کرتے تھے۔ ان کے دینی اور اخلاقی خیالات کو غیر قوموں سے کوئی تعلق نہ تھا۔ بلکہ وہ اعلےٰ ارفع پاک و لطیف تھے۔ غیر قومیں ان سے بالکل بے بہرہ تھیں۔ بائبل کے الہام کی ایک زبردست دلیل ہے اور تاریخ اس کی تائید کرتی ہے

سارگون فاتح سامریہ

فرنچ قونصل ایل بوٹہ۔ خورس آباد کے پشتوں کو جو نینوہ سے جانب شمال واقع ہیں کھدوا رہا تھا کہ ایک بڑا محل نکلا۔ جو بعد ازاں سارگون فاتح سامریہ کا ثابت ہوا۔ یہ دریافت بہت حیرت انگیز اور قابل قدر ہے۔ اس کا ذکر صرف یسعیاہ (۲۰:۱) میں ملتا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:-

"جس سال ترتان اشدود کو آیا جبکہ شاہ اسور سرجون (سارگون) کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ اور اشدود سے لڑائی کرکے اس کو لے لیا۔" مگر سرجون یا سارگون کون تھا کسی پرانی کتاب میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ صرف یسعیاہ میں ایک جگہ اُس کا بیان ہے۔ قدیم زمانہ کے مورخوں نے اس کا کہیں بھی ذکر نہیں کیا ہے۔ کئی عالم اسے بالکل فرضی سمجھتے تھے۔ مگر خورس آباد کے کھنڈروں کے اندر سے جو چیزیں برآمد ہوئی ہیں ان میں اس کا نام اور اس کی تصویر بھی پائی گئی ہے۔ اس کے کتبے اس کی تحریریں اور مجسمے پائے گئے ہیں۔ جن کی بنا پر وہ ملک اسور کا ایک نہایت ممتاز بادشاہ گزرا ہے۔ وہ سن حریب کا باپ تھا۔ اُس کی تاریخ سے اشدود کے معرکہ کی تصدیق ہوتی ہے۔ لیئرڈ نے نمرود اور کیونجق میں جہاں پر نینوہ کا محل وقوع ہے۔ کئی بڑے بڑے محل دریافت



گئے ہیں۔ ان میں سے ایک سن حبیب کا ہے جو اس کے بڑے اسرحیپال نے بنوایا تھا۔ اسی جگہ ملبہ کے اندر ایک بڑے کتب خانہ کے آثار پائے گئے تھے۔

اقوام کا نسب نامہ یعنی پیدائش کا ۱۰واں باب اور کتبوں سے اُس کی صحت کی تصدیق

پیدائش کی کتاب کی دسویں فصل کے متعلق

عالموں میں بہت عرصے سے جس بحث جاری ہے ہم اس پر یہاں بحث کرنے سے قاصر ہیں۔ مگر اس کی تصدیق کتبوں سے خاطر خواہ ہو گئی ہے۔ اس کا مختصر ذکر مناسب و مفید ہے۔ اس باب کو قوموں کا نسب نامہ قرار دیا گیا ہے۔ جرمن عالم کاؤتش لکھتا ہے۔ یہ اپنی قسم کی بے نظیر اور نہایت ہی پرانی اور بہت ہی قابل قدر دستاویز ہے۔ اس باب کی ۸-۱۲ آیات تک لکھا ہے۔ کُوش سے نمرود پیدا ہوا وہ زمین پر جبار ہونے لگا۔ اور اس کی بادشاہت کی بنیاد بابل اور ارک اور اکاد و کلنہ شنعار کی زمین میں تھی۔ اور اس ملک سے اسور نکلا اور نینوہ رحبات وغیرہ اور کلح کو اور نینوہ اور کلح کے درمیان جو بڑا شہر ہے بنایا۔ ان شہروں کے ناموں ہی سے عیاں ہے کہ وہ بہت پرانے ہیں بلکہ جو کھنڈر کھودے گئے ہیں وہ بابل کے نہایت پرانے زمانہ اور تمدن سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس مقام میں جس کا اقتباس اوپر دیا گیا ہے تین نہایت ضروری امور مذکور ہوئے ہیں (۱) بابل اور دیگر شہر نینوہ سے پیشتر وجود میں آئے تھے۔ (۲) اسور کو بابلی نوآبادکاروں نے آباد کیا تھا۔ (۳) بابلی تمدن کے بانی سامی نہ تھے۔ بلکہ اہل کوش یعنی حامی نسل کے لوگ تھے۔ نینوہ اور بابل کے کھنڈر کھودنے اور کتبے برآمد ہونے سے پیشتر مخالف ان تینوں باتوں کو غلط تصور کرتے تھے۔ پرانی روایت کی رو سے نینوہ بابل سے پہلے قرار دیا گیا تھا اور اہل بابل اسوریوں کی مانند سامی نسل خیال کئے جاتے تھے۔ مگر کتبوں اور پرانی تحریروں سے بائبل کے بیان کی خاطر خواہ تصدیق ہو گئی ہے۔ جرمن عالم شرٹیڈ نے اس پر خوب بحث کی ہے۔ اور اسے پایہ ثبوت تک پہونچایا ہے۔ اب بابلی سلطنتیں بہت پُرانے زمانہ کی سمجھی جاتی ہیں۔ نیپور اور کلنہ سے نہایت پرانی قدامت منسوب کی جاتی ہے جو وہم و گمان سے بھی بڑھ کر ہے۔ اب اسوری تمدن کا ماخذ بابلی تمدن قرار پایا ہے۔ عالم اس امر پر بھی متفق ہیں کہ بابل کے تمدن۔ رسم الخط کے موجد علوم و فنون آئین و قوانین کے بنانے اور کتب خانے قائم کرنے والے سامی نسل کے لوگ نہ تھے۔ بلکہ تورانی یا حامی یعنی اکادی تھے۔ بابل کا پہلا شاہی خاندان ۲۲۰۰ ق۔م میں برسر حکومت آیا جس کا نامی رکن آسوربل تھا جرمن عالم جریاس کہتا ہے۔ سارگون (سرجون) نے جو ۳۸۰۰ ق۔م میں حکمران تھا۔ بابل کو بڑی شہرت دی تھی۔ ارک اکاد و کلنہ سے بے حد قدامت منسوب کی جاتی ہے ارک۔ لاگش اور دیگر مقامات کے بادشاہوں کے کتبے پتھروں میں پائے گئے ہیں اور وہ ۴۰۰۰ ق۔م کے سمجھے جاتے ہیں۔ جرمن عالم ونگل لکھتا ہے۔ مشرق کا مرکز بابل ہے نہایت قدیم زمانہ سے وہاں پر شائستگی کا دور دورہ چلا آتا ہے۔ جو ۴۰۰۰ ق۔م میں اپنے شباب پر پہنچ گئی تھی۔ اس کے بانی غیر سامی باشندے تھے۔ جنہیں ہم سامری کہتے ہیں۔ مگر سامی نو آبادکاروں نے اُسے پھیلایا اور ترقی دی۔

میدان شنعار

حال کی دریافتوں سے ایک اور اہم خیال پیدا ہو چلا ہے۔ اور عالم اس امر پر متفق ہوتے ہیں کہ میدان شنعار جس کا پیدائش کی گیارھویں فصل میں ذکر ہے۔ اور جس کا محل وقوع جنوبی بابل سمجھنا چاہئے۔ وہ جگہ ہے۔ جہاں سے بنی آدم کے مختلف قبائل نکل کر غیر ملکوں کو گئے تھے۔ نیپور سے جو کتبے اور تحریریں اور دیگر اشیا برآمد ہوئی ہیں ان سے بابل کا تمدن اس قدر قدیم ٹھہرتا ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی قوم کی تہذیب دیرینہ نہیں ٹھہر سکتی۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اور قوموں کے تمدن کا ماخذ بھی بابلی تہذیب ہے۔ عالم مصری تہذیب کو بابل سے ماخوذ قرار دیتے ہیں۔ کئی عالم چین کو بابل کا شاگرد ٹھہراتے ہیں قوطیس وغیرہ بھی اسی کے خوشہ چیں ثابت ہونے والے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ جس آدمی نے اس فصل کو لکھا تھا۔ اس کا علم نہایت صحیح اور بہت پرانا تھا اور یہ کہ اسے ان امور کی پوری واقفیت تھی۔ ان باتوں کی صحت بائبل کے اجزا لکھنے والوں کے الٰہی علم کی کامل دلیل ہے۔ اس دور افتادہ زمانہ کے انسانوں میں ایسی علمیت کہاں سے آئی تھی جس کی بنا پر وہ ایسی باتیں ایسی صحت سے لکھ دیتے۔ گویا اُن کی آنکھوں کے سامنے ہو رہی ہیں۔

ابراہیم کا زمانہ اور بادشاہ کدرلاعمر

معترض کہتے تھے۔ اور اب بھی ان کے چیلے چانٹے ان کے دعاوی کا اقرار کرنے کو موجود ہیں کہ ابراہیم کسی آدمی کا نہیں۔ بلکہ قبیلہ کا نام ہے۔ اس قسم کے جن بزرگوں کا ذکر پیدائش کے شروع اور وسط میں ملتا ہے۔ وہ اشخاص نہ تھے۔ بلکہ قبائل تھے۔ لیکن بابل اور نینوہ اور دیگر مقامات کے بعض کتبوں سے اس خیال کی بخوبی تردید ہوتی ہے۔ اور یہ ظاہر نہیں بلکہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ افراد کے نام تھے۔

حمورابی بادشاہ سے آگے دوسرے بادشاہ کی حکومت کی ایک لوح برآمد ہوئی ہے جو معاہدہ کی دستاویز سمجھی جاتی ہے اس پر آب سو ایک شخص کا نام مندرج ہے جو ابراہیم کے عین مشابہ ہے۔ پنچز صاحب لکھتے ہیں۔ اب رمو (ابرام) ایک اسوری کا نام تھا۔ جو اسکارہڈن کے زمانہ میں تھا۔ اور "ابرام کا کھیت"۔ سیسق شاہ مصر کے ایک کتبہ پر پایا گیا ہے۔ اسی زمانہ کے دیگر لوحوں سے "یعقوب ال" اور "یعقوب آل" ظاہر ہوتا ہے۔ جرمن عالم ہمل کہتا ہے کہ قدیم زمانہ میں "یعقوب" بہت مشہور اور عام نام تھا۔ طوطماس سوم شاہ مصر کا ایک کتبہ دستیاب ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "یعقوب آل" اور "یوسف آل"۔ فلسطین کے بعض مقامات کے نام ہیں اور یہ کتبہ ۱۵۰۰ ق م کا ہے۔ اب یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ کتبوں اور پرانی تحریروں میں جس بادشاہ کا نام امرافل لکھا ہے وہ وہی امرافل ہے جس کا ذکر پیدائش کی ۱۴ ویں فصل کے شروع میں ملتا ہے۔ اس کا ضابطہ سنہ ۱۹۱۲ء میں شوزہ سے ملا تھا جو ۲۲۵۰ ق۔م کا قرار دیا گیا ہے۔ اس سے حکمران بہت دانا مدبر اور

سقتن معلوم ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ظاہر ہے کہ ابراہیم کے زمانہ کا بابل بہت ترقی یافتہ ملک تھا۔ توریت کی شریعت سے جس کیساتھ اس ضابطہ کا مقابلہ کیا جاتا ہے اس زمانہ کے بزرگوں کی تاریخ اور دستوروں کی مطابقت ظاہر ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں ان کے زمانہ کے تاریخی واقعات کی بھی تائید ہوتی ہے۔ بادشاہ کدر لاعمر کی مہم کا ذکر پیدائش کی ۱۴ ویں فصل میں ملتا ہے اور جن واقعات کا ذکر ہے وہ ۲۱۰۰ ق۔م کے معلوم ہوتے ہیں۔ اس بیان سے بالواسطہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کدر لاعمر نام کا ایک آدمی بابل پر حکمران تھا۔ اس نے اپنے باجگزار بادشاہوں کے ساتھ جن کے نام اس فصل میں موجود ہیں فلسطین پر چڑھائی کی تھی اور چودہ سال بعد سرکشی فرو کرنے کو دوسری مہم بھیجی تھی۔ یہ بھی مذکور ہے کہ کدر لاعمر کے سردار لوط کو قید کر کے لے گئے ابراہیم اسے چھڑانے کو مدد کو گیا اور اسے چھڑا لایا۔ جرمن معترض نولڈیکے اسے بالکل فرضی سمجھتا تھا۔ سول ہارسن نے اس کے اعتراضات کو لاجواب اور بائبل کے بیانات کی تاریخی صحت کے حق میں اُسے صدمہ مہلک قرار دیا تھا۔ ڈسمان اور مورے نیش وغیرہ بھی اسی خیال کے پابند تھے۔ مگر کتبوں کی ناقابل تردید شہادت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ واقعہ بالکل تاریخی ہے ہومل کہتا ہے۔ اسیرینی بابل کے ایک کتبہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنحیرب کے حملہ بابل سے ۱۶۳۵ سال پیشتر اہل عیلام نے اس ملک کو سر کیا تھا جس سے عیلامی چڑھائی کا واقعہ ۲۳۰۰ ق۔م کا ٹھہرتا ہے۔ کتنے دن تک یہ حکومت رہی کوئی نہیں بتا سکتا۔ مگر کدر لاعمر اس کا آخری فرمانروا تھا۔ نبونی ڈس کہتا ہے۔ برابر اس نے ... کے سات سو سال بعد لارسہ کے سورج دیوتا کا مندر از سر نو تعمیر کرایا تھا۔ اس سے بنابرایں ۲۲۰۰ ق۔م اور ۲۱۰۰ ق۔م کا ظاہر ہوتا ہے۔ اور امرافل ہی آدمی ہے جس نے بابل پر چڑھائی کی تھی۔ یہ بھی کتبوں سے ظاہر ہو گیا ہے۔ عیلامی حکمران اپنے نام کے ساتھ لفظ "کدر" (داس۔ نوکر) لگایا کرتے تھے جیسے کدر نارو کندٹل۔ کدر ماوک وغیرہ۔ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اہل عیلام کی ایک دیوی لاگمر نام کی تھی جس

کدر لاعمر خالص عیلامی نام تھا۔ عیلامی بادشاہ "مرتو" (مغرب یعنی فلسطین) پر حکمران تھے۔ کدر ماوک کا ایک بیٹا ارگم نام تھا جو لارسہ کا فرماں روا تھا۔ جسے فصل مشمولہ بالا میں "اریوک" کا لاسر نامی بادشاہ بیان کیا گیا ہے۔ شریڈر لیس۔ ہومل۔ پنچز۔ ڈمائیور۔ جنگل۔ کیٹل اور جریاس وغیرہ کدر لاعمر اور امرافل کو ایک ہی قرار دیتے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک کتبہ کدر لاعمر کے نام کا برآمد ہو گیا ہے۔ مگر عالموں کا اس پر اتفاق نہیں ہے۔ گو ڈاکٹر پنچز جنہوں نے اسے دریافت کیا تھا۔ پروفیسر صاحبان ہل اور سیس اسے صحیح اور امرافل قرار دیتے ہیں۔ اس سے یہ دکھانا مقصود ہے کہ اس کتاب کا لکھنے والا محض گپ کی ترنگ میں نہیں لکھتا بلکہ اس زمانہ کے تاریخی اور مرحلہ حالات کی صحیح اور معتبر تصویر کھینچتا ہے اور یہ کہ اسے یہ واقعات بخوبی معلوم تھے۔ اس سے دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اگر وہ ان باتوں میں قابل اعتبار ہے جن کی تصدیق کتبوں سے ہوتی ہے تو یقیناً اس کے باقی بیانات بھی صحیح اور واقعی ہیں جن کی ہم تصدیق کرنے میں قاصر ہیں۔ تل العمرنہ (مصر) سے جو لوحیں برآمد ہوئی ہیں ان میں یروشلم کو اُروسلیم لکھا ہے۔ جو شہر مقدس کا پرانا کنعانی نام ہے۔ کنگل بھی ملک صدق کو تاریخی آدمی سمجھتا تھا۔

موسے کا زمانہ اور بنی اسرائیل کا خروج

اب ہم اس امر پر غور کرینگے کہ موسے اور بنی اسرائیل کے خروج از مصر کی نسبت کتبوں سے کیا شہادت ملتی ہے۔ آیا یہ محض قصہ ہے یا تاریخی واقعہ جس کی تائید و تصدیق پرانی تحریروں اور دیگر باتوں سے ہوتی ہے۔

مصر کی قدیم تاریخ تین حصوں میں منقسم ہے۔ قدیم سلطنت وسطی اور جدید۔ حکومت قدیم میں گیارہ شاہی خاندان۔ وسطی میں پانچ۔ بارہ سے سترہ تک۔ جدید میں اٹھارہویں سے تیسویں خاندان تک شامل ہیں۔ آخری خاندان ۳۴۰ ق۔م میں حکمران تھا۔ اس کے بعد مصر اپنی قومی آزادی سے محروم ہو گیا۔ اول خاندان کا بانی مینس تھا جو ۵۵۰۰ ق۔م میں سمجھا جاتا ہے۔ اس کے اور اس کے جانشینوں کے مقبرے اور دیگر اشیاء برآمد ہو چکی ہیں۔ پروفیسر فلنڈرس پیٹری اس تحقیقات میں عرصہ سے مصروف ہیں۔ اول دونوں شاہی خاندان بھی تاریخی ثابت ہو چکے ہیں۔ تصویریں تحریریں اور دیگر اشیاء بکثرت دستیاب ہوئی ہیں۔ دوسرا زمانہ ہکساس یعنی چرواہے بادشاہوں کا ہے۔ اس کے متعلق خاطر خواہ شہادت برآمد نہیں ہوئی ہے۔ انہی میں سے ایک بادشاہ سے روایتاً یہ منسوب کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے یوسف کو اپنا وزیر اعظم بنایا تھا۔ اس کا نام اپے پی اول خیال کیا جاتا ہے۔ اور وہ ۱۹۹۰ ق۔م میں حکمران تھا۔ اس سلسلے کے خاتمہ پر جدید سلطنت کا آغاز ہوتا ہے۔ جس کا بانی اٹھارہویں خاندان کا اول فرمانروا احمس تھا۔ ان دونوں خاندانوں کی حکومت کے وقت مصر کا اقبال ساتویں آسمان پر تھا اور اسی زمانہ سے بائبل کے عالموں کو خاص دلچسپی ہے۔ کیونکہ ان میں سے ایک بادشاہ نے بنی اسرائیل پر ظلم روا رکھے تھے۔ کئی عالم کہتے ہیں۔ یہ رامسیز ثانی تھا اور خروج اس کے بیٹے منفتاح کے زمانہ میں ہوا تھا لیکن جو چیزیں حال میں دریافت ہوئی ہیں اُن سے یہ خیال عالموں کا غلط ثابت ہوتا ہے۔ شہر طیبہ (مصر) سے چند میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی غار کے اندر سے انتالیس ممیاں نکلی ہیں۔ جو اٹھارہویں خاندان سے لیکر اکیسویں خاندان کے بادشاہوں اور بیگموں کی خیال کی جاتی ہیں۔ احمس یا تھامس ثالث۔ رامسیز اول سیتی اول اور رامسیز ثانی کی لاشیں بھی اسی گروہ میں ہیں ۱۸۹۸ء میں ایک مقبرہ کے اندر سے سات اور نعشیں نکلی تھیں۔ جو مصالح لگا کر خوب محفوظ کی گئی تھیں۔ انہیں میں اس فرعون کی نعش بھی ہے۔ جس نے بنی اسرائیل پر طرح طرح کے ستم توڑے تھے۔ اور جس کے زمانہ میں موسے اپنے بھائیوں کو بھگا لے گیا تھا۔ اس کے متعلق سب سے بڑی اور ضروری دریافت تل العمرنہ کی لوحیں ہیں۔ یہ جگہ شہر قاہرہ (مصر) سے جانب جنوب ایک سو اسی میل پر ہے۔ وہاں سے پرانے زمانہ کی تین سو کے قریب تختیاں برآمد ہوئی ہیں جن پر خط میخی کی عبارت ہے۔ اور یہ رسم الخط اہل بابل میں



مروج تھا اور ان لوحوں پر امنوفس ثالث اور امنوفس چہارم کی خط و کتابت ہے۔ جو سنہ ۱۴۰۰ ق۔م میں ایشیائے کوچک کے بعض بادشاہوں کے ساتھ ملکی معاملات پر ہوئی تھی۔ ان میں یروشلیم اور کنعان اور دیگر بادشاہوں کے خطوط بھی ہیں۔ اس سے ایک تو یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں بابل کی زبان بین الاقوام خط و کتابت کا وسیلہ تھی۔ جیسے فرنچ زبان یورپ کی پولیٹیکل اور سفارتگری کی زبان ہے۔ اور دوسرا یہ امر عیاں ہوتا ہے کہ مصر کے غیر ممالک کے ساتھ بہت گہرے تعلقات قائم تھے۔ اور بالواسطہ اس سے مذکورہ زمانہ کے تاریخی واقعات کی تائید بھی ہوتی ہے

خروج کب ہوا تھا؟

اکثر عالم کہتے ہیں۔ بنی اسرائیل کا خروج رامسیز یا اس کے لڑکے منفتاہ کے زمانہ میں ہوا تھا۔ مگر اس کے قبول کرنے میں کئی قباحتیں حائل ہیں۔ پروفیسر پیٹری نے خروج کا زمانہ سنہ ۱۲۱۳ ق۔م دیا ہے۔ اس سے خروج اور سلیمان کے ہیکل بنانے کے زمانہ میں دو سو سال کا فرق رہتا ہے۔ جس سے اُس کی تعمیر سنہ ۹۷۵ ق۔م میں قرار دینا پڑتی ہے۔ مگر یہ زمانہ بہت قلیل ہے۔ قاضیوں کا زمانہ بنی اسرائیل کی بادیہ پیمائی یعنی کچھ مدت تک بیابان میں بے ٹھکانہ پھرنا۔ ساؤل اور داؤد کی بادشاہت وغیرہ اس عرصہ میں نہیں کھپ سکتے۔ علاوہ ازیں ابراہیم سنہ ۲۲۰۰ ق۔م اور خروج کے درمیان بہت بڑا زمانہ حائل پایا جاتا ہے۔ یعنی نو سو برس لیکن بائبل میں مذکور ہے کہ سلیمان کی ہیکل تعمیر سے چار سو اسی برس پیشتر خروج ہوا تھا۔ عہد عتیق کے اوّل یونانی ترجمہ میں جسے سپچواجنٹ کہتے ہیں چار سو چالیس سال دیئے گئے ہیں۔ لیکن جوزیفس ۵۹۲ لکھتا ہے۔ باقی سب ترجموں میں چار سو اسی سال لئے ہیں۔ اس اندازہ سے خروج سنہ ۱۴۵۰ ق۔م میں واقعہ ہوا تھا۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جب زبردست حکمران طوطمس سوم کی حکومت کا خاتمہ ہوا تھا۔ جس کا عہد پروفیسر پیٹری نے سنہ ۱۴۸۱ تا ۱۴۴۹ ق۔م کے درمیان قرار دیا ہے۔ یہ اندازہ ابراہیم اور خروج کے درمیانی زمانہ کے ساتھ موافقت کھاتا ہے۔ اس وجہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل طوطمس ثالث کے بیٹے امنوفس ثانی کے زمانہ میں مصر سے بھاگے تھے۔ تصویریں اور دیگر اشیاء سے اور نیز اس وقت کے سرکاری اور تجارتی حالات وغیرہ سب اس خیال کی تائید کرتے ہیں۔ اور اس زمانہ کی تصدیق سے ظاہر ہوتا ہے جو کئی جگہ کھنڈروں کے نیچے سے نکلی ہیں کہ بنی اسرائیل اینٹیں بناتے ہیں اور سرکاری عمال سختی کر رہے ہیں۔ عمال مصری کے ہاتھ میں کوڑے ہیں۔ وہ اسرائیلیوں سے کہتے ہیں سست مت بیٹھو۔ اور جو آدمی ذرا سستانے کو بیٹھ جاتا ہے اسے کوڑوں سے اُس قسم کے تفصیلی حالات سے جو تصویروں تختی کتابوں یا کتبوں سے ظاہر ہوتے ہیں بائبل کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ طوطمس ثالث سے پیشتر طوطمس ثانی اور اس سے پیشتر طوطمس اوّل تھا جس کی بیٹی ہتاسو (ہتشاپسو) ایک نہایت ذی اثر عورت تاریخ مصر میں ہو گزری ہے۔ اپنے باپ کے ساتھ ملک داری میں شریک تھی پھر اپنے بھائی طوطمس ثانی سے شادی کی تھی۔ اور طوطمس ثالث کی سرپرست تھی۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ یہی وہ عورت ہے جسے مصر کی شہزادی کہا جاتا ہے اقتدار حاصل کر رہی تھی تو موسیٰ پیدا ہوا ہوگا اور غالباً فرعون کی بیٹی اور ہتاسو ایک ہی ہے۔ سنہ ۱۸۹۵ء میں ایک کتبہ پروفیسر پیٹری کو دستیاب ہوا تھا۔ جس میں لفظ اسرائیل تھا اور کئی کتبوں میں ابریو لفظ ملتا ہے جسے اکثر عالم عبری یا عبرانی قرار دیتے ہیں۔ اوّل الذکر کتبہ کی نسبت یہ ہے جو منفتاہ کے زمانہ کا ہے اس میں اس نے اپنی فتوحات فلسطین کا ذکر کیا ہے۔ وہ فقرہ یہ ہے "اسرائیل برباد ہو گیا ہے۔ اس کا تخم باقی نہیں ہے" گویا اس بادشاہ کے زمانہ میں اسرائیل فلسطین کی سرزمین میں تھی۔ تل العمرنہ کی لوحوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ فلسطین کا جنوبی علاقہ خبیری قوم کی تاخت و تاراج سے برباد ہو رہا تھا۔ یہ قوم سعیر کی طرف سے حملہ آور ہوئی تھی۔ لوحوں سے ظاہر ہے کہ اس خطہ کے حکمراں نے شاہ مصر سے کمک کی درخواست کی تھی۔ مگر لوحوں سے یہ ثابت نہیں کہ وہ دربار شاہی میں قبول ہوئی تھی۔ یروشلیم کا بادشاہ عابدی خیبہ لکھتا ہے کہ "اہل خبیری نے جہاں پناہ کے ملک کو برباد کر دیا ہے۔ اور شاہی شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ ہر ایک فرماں روا مغلوب و مفتوح ہو گیا ہے۔ اب ایک بھی باقی نہیں ہے۔ اگر سپاہ مدد کو نہ آئی تو تمام ملک خبیریوں کے قبضہ میں چلا جائیگا"۔ اور یہ کیفیت امنوفس چہارم کی حکومت کی ہے۔ جس کا خاتمہ ندامت اور تباہی پر ہوا تھا۔ اور یہ واقعہ سنہ ۱۳۷۵ ق۔م کا ہے۔ ان لوحوں سے یہ اعتراض بھی رد ہو جاتا ہے کہ کنعان اس وقت مصر کے ماتحت تھا۔ اس لئے وہ اس وقت فتح ہو سکتا تھا۔ نیمرن اور ونکلر وغیرہ کہتے ہیں کہ خبیری اور عبری ایک ہی ہیں۔ ہومل بھی اس خیال کا حامی ہے۔ کہتا ہے "میں خبیریوں کے حملہ کو بارہ قبائل کا حملہ سمجھتا ہوں"۔ مصنف نے اس پر زبردست کتاب لکھ کر اس کی تائید مزید کی ہے۔

حتیوں کی سلطنت

اب اخیر میں ایک اور اہم قوم کے تذکرہ اور اس کی تصدیق از روئے کتب ہائے پارینہ سے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

یشوع اور سلاطین کی کتابوں میں ایک قوم کا ذکر جا بجا آتا ہے جس کے ساتھ بنی اسرائیل کا واسطہ رہتا تھا۔ اور ان اشاروں سے بالواسطہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ فلسطین کے شمال میں حتیوں کی زبردست سلطنت تھی حتیوں نے بنی اسرائیل کے کنعان میں آنے سے پہلے اور نیز پیچھے اس ملک کو فتح کیا تھا۔ مثلاً یشوع میں لکھا ہے بیابان اور اس .... حتیوں کی ساری سرزمین (۱:۴) سلاطین اوّل (۱۰: ۲۸-۲۹) میں لکھا ہے کہ حتیوں کے سب بادشاہوں کے واسطے رتھ۔ اور گھوڑے مصر سے لائے جاتے تھے۔ پر سلاطین دوم (۷:۶) سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوری لوگ اس وجہ سے اسرائیلیوں کے سامنے سے بھاگ نکلے کہ انہیں یہ گمان ہوا کہ اسرائیل کے ہمراہی حتی اور مصری بادشاہ ہیں۔ چونکہ عالموں کو حتیوں کی بابت پرانے یونانی اور رومی اور دیگر مورخوں کی کتابوں سے کچھ پتہ نہ چلتا تھا۔ اس لئے حتی سلطنت بالکل فرضی قرار دی گئی تھی۔ مگر پرانے کتبوں اور تحریروں سے یہ خیال سراسر غلط اور بائبل کے بیانات کی تصدیق ہو گئی ہے۔ اس کے متعلق سیس۔ رائٹ۔ وڈ ہوس اور ہل پریشٹ کی تصانیف ملاحظہ کرنا چاہئے۔ تل العمرنہ کی لوحوں میں بھی حتیوں کا ذکر ہے۔ برگش کہتا ہے رامسیز ثانی کا

حتیوں کے ساتھ ایک خاص معاہدہ ہوا تھا۔

مصری اور اسوری کتبوں اور تحریروں سے یہ اثبات ہوتا ہے کہ ایک ہزار سالوں تک شام شمالی ایشیا اور جنوب میں دجلہ اور فرات تک حتیوں کا اثر و اقتدار غالب رہا۔ ان کی سلطنت مصر اور اسور کی حریف تھی۔ مصر کے اٹھارویں اور انیسویں خاندان کے بادشاہوں نے حتیوں سے کئی بار چڑھائی کی جیسا کتبوں سے عیاں ہے۔ حتی قوم سامی الاصل نہ تھی۔ بلکہ آریہ تھی۔ اس کی زبان بھی آریہ تھی۔ جنسن ٹرچ عالم کہتا ہے موجودہ ارمنی نسل حتیوں کی اولاد ہے۔ جہاں جہاں بائبل میں حتیوں کا ذکر ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جن آدمیوں نے اس قوم کا حال لکھا ہے۔ وہ حتیوں کے عروج و اقبال کے چشم دید گواہ ہیں اور یہ کہ صحائف ان کی موجودگی میں لکھے گئے ہیں ورنہ وہ اور مصنفوں کی طرح ضرور دھوکہ کھاتے۔

زمانہ سلاطین کے واقعات کی تصدیق

یہ قصہ بہت لمبا ہے اور گنجائش نہیں ہے۔ ورنہ یہ دکھا دیا جاتا کہ سلاطین کے زمانہ کے تمام واقعات کی جو عہد عتیق میں پائے جاتے ہیں کتبوں اور پرانی تحریروں سے خاطر خواہ تصدیق ہوگئی ہے۔ قرناق کے ایوان و مصر کی دیواروں سے ظاہر ہے کہ سیسق شاہ مصر نے رحبعام کے عہد حکومت میں یہوداہ اور اسرائیل پر حملہ کیا تھا۔ جس کا اس نے بڑے فخر کے ساتھ کتبوں میں ذکر کیا ہے۔ میسا شاہ موآب نے دیبون میں ایک بڑا کتبہ نصب کرایا تھا جو اپنے ملک کے اسرائیل کے جوئے سے آزاد ہونے کی یادگار تھا۔ اب یہ کتبہ صحیح سلامت مل گیا ہے اور "سنگ موآب" کے نام سے مشہور ہے۔ بائبل میں لکھا ہے کہ اخاب شاہ بنی اسرائیل نے اپنی سلطنت کے آخری ایام میں بن ہدد شاہ شام سے عہدنامہ کیا تھا اور یہ کہ جب ۸۵۴ ق م میں قرقر کا معرکہ ہوا تھا تو وہ اسوری بادشاہ کے ساتھ تھا دونوں نے شلمنصر ثانی سے شکست کھائی۔ جس کی وجہ سے بنی اسرائیل اسور کی باجگزار بن گئے۔ اس بادشاہ نے ایک سیاہ پتھر کا بڑا کتبہ تیار کرایا تھا۔ اس پر اسرائیلیوں کی تصاویر بنائی گئی ہیں۔ اسرائیل اور یہوداہ کے جو تعلقات تغلت پلیسر کے ساتھ تھے۔ اُن کی بھی کتبوں کے ساتھ تصدیق ہوگئی ہے مناحیم تگاہ اور ہوشیع جیسا بائبل میں لکھا ہے ویسا ہی کتبوں میں ہے۔ ہوشیع نے بغاوت کی۔ سرجون ان سب کو قید کرکے لے گیا۔ سنحیرب نے حزقیاہ کے خلاف مہم بھیجی تھی۔ اور لکیس کا محاصرہ کرنے اور اس کی سلطنت کے دیگر واقعات کی تصدیق اس کے زمانہ کے کتبوں سے ہوتی ہے۔ بادشاہ منسی کی قید توبہ اور اس کے تاج و تخت کی بحالی بہت پہلے فرضی قرار دی گئی تھی۔ مگر کتبوں سے ان واقعات کی ضرورت سے زیادہ تصدیق و تائید ہوتی ہے۔ عصر ہدون اور اسر بنی پال کے باجگزاروں میں منسی کا نام بھی ہے یہ یہودی بادشاہ نینوہ میں نہیں بلکہ بابل میں مقید ہوگیا تھا۔ ۶۴۷ ق۔م کا واقعہ ہے۔ شرشیدہ اے کتبوں کی روشنی میں نہایت معتبر سمجھتا ہے۔

بحث کا نتیجہ

اس ساری بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ بائبل کے بیانات محض من گھڑت اور لکھنے والے کے دماغ کی اُڑ کی اپج نہیں۔ بلکہ صحیح اور معتبر واقعات ہیں۔ کتبوں پرانی تحریروں سے اُن کی تصدیق ہوگئی ہے۔ ان حالات کی روشنی میں بائبل الہامی صحیفہ ثابت ہوتی ہے اور یہ کہ لکھنے والے الہام سے تحریک پذیر ہوئے تھے۔ اس سے مخالفوں کا ناطقہ بند ہوگیا ہے۔ اور انہیں آیندہ اپنی اُڑ کی منطق لپیٹ کر کسی تہ خانہ میں رکھ چھوڑنا چاہیے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ دنیا میں کوئی کتاب ایسی پرانی نہیں ہے۔ جس کے تاریخی بیانات کی ہم عہد تحریروں اور کتبوں سے پوری تصدیق ہوتی ہے۔ محقق اب بھی مصروف ہیں۔ اور امید لگائی جاتی ہے۔ کہ زمین صدیوں کے بھید اگلنے پر مجبور ہوگی۔ جس سے تاریخ اور مذہب اور تمدن میں اہم اضافہ ہوگا۔ اور اس سے یقیناً ہماری کتب مقدسہ نہایت ہی معتبر دستاویز ظاہر ہونگی۔

نوٹ:۔ اس مضمون کی تیاری میں مسئلہ عہد عتیق ڈاکٹر جیمز آر۔ مرحوم۔ صحت بائبل۔ مصنفہ کرین کا نٹر بابلی گفتشہ اور بائبل کی ابتدائی تاریخ مصنفہ کنیل وغیرہ سے مدد لی گئی ہے گو اس مسئلہ پر بیسیوں مستند کتابیں بھی لکھی گئی ہیں۔

مسٹر جے۔ آر۔ ورا ئے۔

آزاد پریم سبھا لکھنؤ

آزاد پریم سبھا کے نام سے لکھنؤ میں ہندوستانی مسیحیوں کی ایک انجمن قائم ہے۔ جس میں تمام کلیسیاؤں کے ممبر شریک ہیں۔ یہ سبھا تقریباً ڈھائی برس سے قائم ہے۔ ابھی حال میں اس کا دوسرا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام کے ساتھ فراہم ہوا تھا جس میں تقریباً ڈیڑھ ہزار آدمی شریک تھے۔ دو بڑے بڑے شامیانے لگا کر نشستوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ ادھر اُدھر خیمے اور درمیان میں فرش بچھے تھے سامنے صدر مجلس کی نشست تھی۔ اس نشست گاہ کے اوپر پریم سبھا کا جھنڈا زریں حروف میں نمایاں تھا جس پر یہ الفاظ درج ہیں کندہ ہیں۔

مسیحی آزاد پریم سبھا۔

یسوع مسیح کی جے

اس سبھا کا کام نہایت عمدگی کے ساتھ چل رہا ہے۔ غریب مسیحیوں کی امداد بیماروں کی تیمارداری لاوارث مسیحیوں کی تجہیز و تکفین اور اسی قبیل کے بہت سے کام اس سبھا نے اپنے ذمے لے رکھے ہیں۔ صرف سبھا کے کسی ممبر کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ فلاں شخص کو سبھا کی امداد کی ضرورت ہے وہ ممبر سبھا کے افسران کو فوراً اطلاع دیگا۔ اور تب متعدد ممبر وہاں پہنچ کر سب انتظام کرتے ہیں۔ ابھی گزشتہ ماہ میں دو اموات مسیحیوں میں اس قسم کی ہوئیں کہ اگر پریم سبھا کے ممبر خبر نہ لیتے تو مٹی خراب ہوتی۔

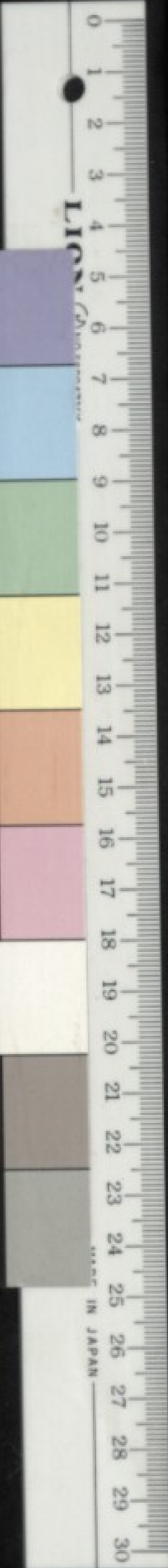
اس سبھا کے متعلق ایک

Voluntereer Band

بھی ہے۔ جس کا یہ کام ہے کہ میلوں اور دوسرے تیوہاروں پر غیر مسیحی اقوام کو مسیح کی خوشخبری سنائے۔ ۱۲ نومبر کو







کان کی آستشان تھا۔ اس دن بھی پریم سبھا کے چند ممبر گنگا جی کے کنارے گئے۔ جہاں بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔ اور وہاں دو جگہ پرشن کے سادھوں کے ساتھ بشارت دی۔

"آزاد پریم سبھا" کے نام پر بعض مسیحی معترض ہوا کرتے ہیں کہ "آزاد" کے کیا معنے ہیں؟ ہم صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ نام صرف اس مصلحت سے رکھا گیا تھا کہ ہر کلیسیا کے ممبر بلاتفریق اس میں شامل ہو سکتے ہیں گو "آزاد" کے یہ معنی نہ لئے گئے تھے کہ یہ پریم سبھا "اَن ڈینامی نیشنل"

Undenominational

ہے۔ ابھی کچھ دن ہوئے کہ آزاد پریم سبھا کے جدید افسران نے بلا سبھا کی مشورہ کے اس کا نام بطور خود تبدیل کر کے "جنرل پریم سبھا" رکھ دیا اور اسی نام سے کسی قدر کارروائی ہوتی رہی جس وقت یہ نام تبدیل کیا گیا تھا سبھا کے بعض ممبران نے فوراً اعتراض کیا مگر افسران کی طرف سے کوئی معقول جواب نہیں دیا گیا۔ آخر کار تصفیہ کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی اور سکرٹری صاحب اُس کے کنوینر بنے گئے۔ گو چھ ماہ سے زائد گزر گیا تھا مگر سکرٹری صاحب نے کمیٹی فراہم نہ کی۔ سبھا میں پھر اعتراض کیا گیا۔ مگر اس دفعہ بھی کوئی جواب نہیں دیا گیا بلکہ افسران نے یہ کہا کہ جو کچھ ہم لوگ کرینگے وہی سبھا کے ممبروں کو ماننا پڑیگا۔ اس جواب سے سبھا کے ممبروں کی تشفی نہیں ہوئی۔ اور چونکہ افسران اپنی ضد پر قائم تھے۔ لہٰذا تقریباً تمام جماعت الگ ہو گئی اور پھر اسی پرانے نام سے اپنا کام شروع کر دیا صرف چھ یا سات آدمی دوسری طرف رہ گئے ہیں کس قدر شرم اور افسوس کا مقام ہے کہ ایسی مفید تحریکوں میں بھی ذاتی رائے اور ضد سے کام لیا جائے۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ آزاد پریم سبھا کے کام سے نہ صرف یہاں کی ہندوستانی مسیحی جماعت بلکہ مسٹر رچ صاحب بھی خوش ہیں، ہماری درخواست ہے کہ بیرونجات کے مسیحی بھی اپنی دعاؤں میں اس سبھا کو یاد کرتے رہیں۔ فقط

راقم:۔ "پریا"

شاہ کی آمد

ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے جبکہ لاہور کے لفٹنٹ گورنر صاحب اپنی تقرری کے بعد پہلی مرتبہ جلوس کے ساتھ لاہور میں داخل ہوئے ہر خاص و عام کو خواہش تھی کہ کسی نہ کسی طرح سے اُس کے آنے کے موقعہ پر کسی ایسی جگہ پر کھڑے ہوں جہاں سے اُن کو دیکھ سکیں۔ اور جن کو لاٹ صاحب کی ملاقات کا حق حاصل تھا وہ اس کوشش میں تھے کہ اپنے اُجلے اور بھڑکیلے لباس پہنیں جو لفٹنٹ گورنر کی شان کے شایاں ہوں۔ بہت سے باجے اور جھنڈے اس موقعہ کو زینت دینے کے لئے موجود تھے۔ جس سڑک پر سے گورنر صاحب موصوف نے گزرنا تھا۔ اس پر خوب طرح سے چھڑکاؤ کیا گیا اور اُس تمام سڑک پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر خاکروب کھڑے تھے تاکہ لاٹ صاحب کے آنے سے پیشتر سڑک گاڑیوں یا گھوڑوں سے کسی طرح سے میلی ہو جائے تو فوراً صاف کر سکیں۔ تاکہ لاٹ صاحب کا استقبال ہر طرح سے پسندیدہ اور موزوں ہو۔

نہ صرف ہمارے پنجاب کے لفٹنٹ گورنر صاحب کی تشریف آوری کے موقعہ پر ایسا استقبال کیا گیا ہے۔ بلکہ ہر ملک و سلطنت میں ایسے ایسے موقعوں پر استقبال ایسے ہی تپاک سے کیا جاتا ہے۔ اگر دنیا کے بادشاہوں کے وقت ایسی تیاری کرنی ضرور ہے تو کیا اس بادشاہ کے بادشاہ کی آمد ثانی کی طیاری نہ کی جائے؟ جبکہ مسیحی کلیسیا کی اُمید صرف وہی ہے تو طیاری کیوں نہ کی جائے۔ اگر اُس کی آمد کے وقت ہمارے دلوں کے لباس اور سڑکیں خوب طرح سے آراستہ اور صاف نہ ہوں تو اُس کی حضوری کے شایاں نہیں ہو سکتے۔ اُس نے کہا ہے کہ "میں نور ہوں" اور اس کی آمد کے وقت ہمارے دلوں کے کپڑے میلے کچیلے ہوں تو ہمارا حصہ کہاں ہوگا؟ وہاں جہاں "نور" نہیں ہے۔ یعنی اندھیرے میں۔

بعض لوگ نادان کنواریوں کی طرح ایسے خیالات میں مطمئن ہیں کہ ہماری عمر ابھی بہت سی باقی ہے اور نہ ہی ہماری عمر بہت سی باقی ہے۔ اور نہ ہی ہماری عمر کا خاتمہ ہونے سے پہلے مسیح آئیگا۔ کیونکہ یہاں دو ہزار سال گذر چکے ہیں کہ اُس کے آنے کی اُمید کیجاتی ہے تو اتنی جلدی کہاں آجائیگا۔ ابھی تیاری کرنے کے لئے کچھ جلدی نہیں ہے۔ لیکن ایسے لوگ خداوند کی اس ہدایت کو بھول جاتے ہیں جو کہتی ہے کہ جیسا نوح کے دنوں میں ہوا ویسا ہی ابن آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔ کیونکہ جس طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے تھے۔ اُن میں بیاہ شادیاں ہوتی تھیں اس دن تک کہ نوح کشتی میں داخل ہوا اور جب تک طوفان آکر اُن سب کو بہا نہ لے گیا۔ اُن کو خبر نہ ہوئی۔ اسی طرح ابن آدم کا آنا ہوگا۔ "اس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہوگا ابن آدم آجائیگا۔" "پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب آئیگا۔ شام کو یا آدھی رات کو یا مرغ کے بانگ دیتے وقت یا صبح کو۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک آکر وہ تم کو سوتا پائے" پھر پولوس ایک جگہ فرماتا ہے "اس واسطے کہ تم آپ خوب جانتے ہو کہ خداوند کا دن اس طرح آنے والا ہے۔ جس طرح رات کو چور۔" اور پھر لکھا ہے "دیکھو میں چور کی طرح آتا ہوں۔ مبارک وہ ہے جو جاگتا ہے۔ اور اپنی پوشاک کی حفاظت کرتا ہے۔ تاکہ ننگا نہ پھرے اور لوگ اُس کی برہنگی نہ دیکھیں۔"

ناظرین جب یہ حال ہے تو کیا ٹھیک کہا ہے کہ مسیح آج رات کو بالکل صبح کو ہی آجائے۔ دو ہفتہ یا دو ماہ میں۔ اُس کا آنا اچانک ہے۔ جب کسی جگہ رات کے وقت چوروں یا ڈاکوؤں کی آمد کی جاتی ہے تو ان کے انسداد کے لئے وہاں کے لوگ تمام رات جاگتے رہتے ہیں۔ ویسے ہی عزیزو اپنے منجی بادشاہ کی آمد کے لئے ہمیں ہر وقت تیار رہنا لازمی ہے۔

پھر اگر بالفرض مسیح کی آمد اب سے دس سال کے بعد وقوع میں آنیوالی ہے تو کیا آپ بے فکر بیٹھے رہینگے۔ اس خیال سے کہ اس وقت سے چھ ماہ پیشتر طیاری کر لیجائیگی۔ لیکن اے بے فکر روح تجھ کو معلوم نہیں کہ تیری جسم کی ساری شان و شوکت گھاس کے پھول کی مانند ہے۔ تمہاری زندگی چیز ہی کیا ہے۔ بخارات کا سا حال ہے۔ ابھی نظر آئے ابھی غائب ہو گئے۔

پنجابی ضرب المثل ہے "آپ موئی جگ پرلو"۔ جب ہمارا خاتمہ ہو چکا تو گویا ہمارے لئے جہان کا بھی خاتمہ ہو گیا اور مسیح بھی آ چکا جب زندگی کا کچھ ٹھکانا نہیں تو طیاری کے لئے کسی متعدہ عرصہ تک ٹھہرنا دانائی نہیں ہے۔ موت کے بعد تیاری کا موقعہ نہیں ملیگا۔

پس ہمارے سامنے دو سوال پیش کئے جاتے ہیں (۱) اگر آج رات کو مسیح اس دنیا میں اپنی کلیسیا کو لینے کے لئے آجائے تو کیا میں پوری طیاری سے اس کا استقبال کر سکونگا؟ (۲) اگر آج مسیح مجھے اس دنیا سے بلالے یعنی میری زندگی کا خاتمہ ہو جائے تو کیا اُس پاس جانے کیلئے پورے طور پر تیار ہوں؟

ناظرین آپ یہ دونوں سوال اپنے آپ سے کریں اور سنیں کہ آپ کا دل کیا جواب دیتا ہے۔ اگر آپ کا دل مسیح کے استقبال کے لئے یا اُس کے پاس جانے کے لئے تیار نہیں ہے تو آج تیاری کا دن ہے جیسے روح فرماتی ہے "اگر آج تم اُس کی آواز سنو تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو"۔

کاش کہ خدا آپ کی مدد کرے اور آپ آمادہ ہوں جب تک آپ کے دل میں آپ کو چین نہ حاصل ہو جائے۔ ورنہ یاد رکھیں کہ زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہولناک ہے۔ فقط

الراقم:- این۔ بی۔ لاہور۔

سوال

(۱) کوئی مسیحی صاحب بغیر بائبل شریف کے کسی اور کتاب یعنی قرآن مجید و وید وغیرہ سے اتنا ثابت کر دیوے کہ خداوند یسوع مسیح ہمارے پاپوں کی صلیبی موت یعنی بنی آدم کے لئے مرا اور تیسرے دن جی اُٹھا؟

(۲) یہ کہ مسیحی تمدن کیا چیز ہے جس کو ہم سمجھ کر خوشی حاصل یا یوں کہیں کہ قبول کرلیویں؟

الراقم:-
حاکم سنگھ:- ایم۔ جے۔ فاضل پنج
تحصیل نکودر۔ ضلع جالندھر پنجاب

ضرورت

اگر کسی سکول کو انٹرنس پاس شدہ مستاد جو کہ مڈل کلاسوں کو ہر ایک مضمون اچھی طرح پڑھا سکتا ہے۔ اور مڈل سکول ٹگل کلاں ضلع ہوشیارپور میں ہیڈ ماسٹر رہ چکا ہے۔ اور اگر کسی صاحب کو کلرک کی ضرورت ہو تو بھی بندہ سے خط جو ذیل پتہ پر تنخواہ کا فیصلہ کرلیویں۔

ماسٹر بدھ سنگھ۔ چکوال ضلع جہلم

ضرورت

ایک ورنیکلر مدرسہ کی ہیڈ ماسٹری کے لئے بہت جلد ایک ورنیکلر مڈل پاس مسیحی کی ضرورت ہے۔ نارمل پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ اگر درخواست کنندہ درمیانی عمر کا ہو اور اُس کی بیوی بھی اسی مدرسہ میں یا بائبل وومن کا کام کرسکے تو بہت اچھا ہوگا۔ درخواستیں معہ نقل سندات ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

پادری ڈبلیو۔ ٹی میچل صاحب اے۔ پی مشن مینپوری یو۔ پی

ضروری اطلاع

ناظرین نور افشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ جو صاحب جب کبھی اپنا پتہ تبدیل کروانا یا کسی اور قسم کی اخبار کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں تو چٹ نمبر اور اپنا پرانا اور نیا دونوں پتہ مفصل تحریر کیا کریں۔ تاکہ تعمیل حکم میں کسی قسم کی رکاوٹ اور غلطی نہ ہو۔

ایڈیٹر

ضرورت

ہم کو دو سرگرم مسیحی کارندوں کی ضرورت ہے۔ ایک پرائمری پاس جو کہ لودیانہ مضافات میں بچوں کو دینی اور دنیوی تعلیم دے سکے۔ خدمت میاں اور بیوی کی ہوگی آدمی کے لئے ماہوار دس روپیہ اور بیوی کے لئے پانچ روپیہ۔ دوسرا کم از کم مڈل پاس ہو جو کہ شہر کی منادی کے کام میں پوری امداد دے سکے اور دیگر کتب فروشی کے کام کو بھی کرے گا حسب لیاقت اور تجربہ تنخواہ ملیگی۔ ہر دو کارندوں کو مکان مفت ملیگا ہر دو سائل گانے اور بجانے والے ضرور ہوں۔ درخواست کنندگان اپنے اپنے مشنری صاحبان کی رضامندی پر مجھ مشتہر کے پاس عرضیاں روانہ کریں۔

المشتہر

پادری اے۔ بی گولڈ مشنری انچارج اے۔ پی مشن لودیانہ

سودیشی گرم کپڑا

کشمیری پٹی۔ لوئی۔ چارخانہ پٹی۔ دوسہ۔ چادر وغیرہ بدستور سابق ہماری معرفت منگا سکتے ہیں

مفصل نرخنامہ و سندات وغیرہ درخواست پر مفت مل سکتی ہیں۔

نرخ فی تھان پٹی فی تھان (جو ایک پورے سوٹ کیلئے کافی ہو) سات روپیہ (۷) سے ۲۵ روپیہ تک۔ نرخ لوئی ایک بڑی سفید ۸ سے ۲۵ تک

نوٹ:- چونکہ کشمیری پٹی ہاتھ کی دستکاری ہے۔ اسلئے ہر ایک تھان کی رنگت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اسلئے نمونہ ارسال نہیں ہو سکتا۔

المشتہر:- ہر بھگوان غسیاری شہر راولپنڈی



حالات جاپان اُردو	۲روور
شریف بیبیاں	۲ر۹ر
چندر لیکھا ساودھنی اُردو ۱ر، ۹ر گورمکھی	ار
...شیوں کا آبائی وطن	ار
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۴ر
سیر ہند	صر
بچوں کی پرورش	ار
لیبوریٹری میتھڈ	ار
وکیل کی سرگذشت رومن	۹ر
دو سوال دنا شک تعلیم کا رواز روئے فلاسفی	۲ر
سوچیر کاش	۳روور مجلد ۱۲ر
ملک آسٹر کا احوال با تصویر ولایتی	۹ر
ملک روت کا احوال " "	۹ر
موسیٰ کا احوال " "	۹ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	ار
اصلاح حمل	۵ر
اصلاح زراعت	۴ر
صنعت و دستکاری	ار
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	۶
ویدوں کی ازلیت	۹ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
نیر تھہ	۹ پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۱ پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو رومن اُردو	۲ر۹ر
دولت لازوال اُردو	۲ر۵ر ۸ر
" رومن اُردو	۸ر
عزت بیمثال اُردو	۳ر۵ر ۸ر
" رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	ار
شادی کی بابت خیالات	ار
بچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	۳ پائی
دعوت اسلام	۹ پائی
مسیح کا نمونہ	

مسیح کے خاص دوست	۴ر
کشف الحقائق	۸ر
یگانہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسما الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمد	۳ پائی
نماز	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
قرآن	۳ پائی
یسوع مسیح	۳ پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۹ر
لفظ دیو کی مانندی تفسیر۔ رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۲ر

پتہ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری

صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی پی +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۱۲ر
ہندوستان و پنجاب سے مع محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۲؎
ہندوستان و پنجاب سے مع محصولڈاک مابعد ۔ ۔ ۔ ۲؎
غیر ممالک سے مع محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۳؎

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	ہ	ے
چوتھائی کالم	ہ	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	عہ
پورا کالم	للعہ	عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	۱۰ر

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۱ر - ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ✦

نوٹ ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں ✦

اطلاع ضروری ۔ (۱) نامہ نگار کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے ✦

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں ✦
چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے ۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور صوبہ یوپی سے طلب کر سکتے ہیں ✦

تواریخ کلیسا

یہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے ہیں ۔ قیمت عہ چار ✦

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں سستے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے ۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں ۔ تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آ رہی ہیں ۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے ۔ باغ دل کے چاروں نمبر (سنہ ۱۹۱۲ء کے) ۱ر فی نمبر لیا جاتا ہے ✦
درخواستیں بنام ہادری ای ایم ویری ۔ دی ڈی آنریری سکرٹری سی ۔ ایل ۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے ۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۲۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے ۔ اور نے پراسپکٹس اُردو و انگریزی بینیگ ڈائرکٹر پادری ہولمز ہے کلارک ایم ۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں ✦

سی ۔ بی ۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۱۲ر مگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا ۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن کشتی گرد نول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت کرکشا للعہ سے عہ کرد نول لعہ ✦

مزید دریافت کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں ✦

ریاد ری ہے ۔ وی ہیوز صاحب پبلشر ۔ ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائٹی بردرز چھپا ✦